یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین اہر سلہ بشرط پسند ملت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

اخبار اہلحدیث

امرتسر

جلد ۱۲ — نمبر ۱۵

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے	سالانہ	[illegible]
رؤساء و جاگیرداران سے	"	[illegible]
عام خریداروں سے	"	[illegible]
	ششماہی	[illegible]
ممالک غیر سے	سالانہ ۵ شلنگ	۴ پنس
"	ششماہی	۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۲ فروری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

علیگڈھ میں امتحان تفسیر کا جلسہ

جنوری کے شروع ہی میں خاکسار کو جناب نواب اسحاق خان صاحب سکرٹری علی گڈھ کالج کا مطبوعہ خطبع پروگرام اور ایک قلمی خط پہنچا کہ کالج کے جن طلباء نے تفسیر قرآن پڑھی ہے ان کا اور علم تجوید پڑھنے والوں کا امتحان یکم فروری کو ہوگا علماء کرام کی شرکت بہت ضروری ہے۔ اس لئے آپ کو تکلیف دی جاتی ہے کہ ضرور تشریف لاویں۔

باوجودیکہ مجھے کئی ایک اعذار اور مشاغل مانع تھے لیکن میں نے نواب صاحب کی دعوت کو سب پر ترجیح دی۔ اور یکم فروری کی شام کو علیگڈھ پہنچا۔ اور صبح کو کالج میں گیا۔ اسٹیشن پر پہنچتے ہی میں نے دیکھا کہ کالج کی طرف سے استقبال کرنے کو نوجوان موجود ہیں۔ مگر صبح کے امتحان کا وقت جس سے پوچھا جاتا ہے کوئی نہیں بتلاتا بلکہ سب یہی کہتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں۔ حیران آلہی یہ کیا ماجرا ہے ہمارے پاس جو پروگرام پہنچا ہے اس میں لکھا ہے کہ صبح ۵ دوپہر تک تفسیر کا امتحان ہوگا۔ بعد نماز ظہر تجوید (قرأت) کا۔ اور بعد نماز مغرب تقسیم انعام ہوگا۔ مگر سوقت کوئی بھی ایسا نہیں جو اس مجمل پروگرام کی تشریح کرسکے کہ صبح کے لفظ سے کتنے بجے مراد ہیں۔ آخر خدا خدا کرکے صبح ۸ بجے کے قریب کالج میں پہنچے۔ دیکھا کہ جس مسجد میں امتحان ہونے کا ذکر پروگرام میں تھا وہ محض وضو کا مقام ہے نہ وہاں کوئی طالب علم ہے نہ ممتحن۔ اتفاقیہ دیکھا تو میرے مکرم دوست مولوی حمید اللہ صاحب مقیم دہلی پر نگاہ پڑی۔ پوچھا مولانا امتحان کہاں ہے۔ آپ نے بھی ہنس کے ٹال دیا مگر آپ کا ہنسنا بے وجہ نہ تھا بلکہ منتظمان امتحان کے حسن انتظام پر۔ اتنے میں دیکھا کہ ہمارے بزرگ محسن مولینا عبد اللہ صاحب انصاری ناظم دینیات علیگڈھ کالج بھاگے بھاگے آرہے ہیں۔ پوچھا امتحان کہاں ہے؟ جواب:- ہاں آپ تشریف رکھئے ہوگا۔ جناب ہمارے پاس پروگرام مطبوعہ پہنچا ہے جس میں لکھا ہے صبح سے دوپہر تک امتحان تفسیر ہوگا۔ ماناکہ علماء کے اوقات کی قیمت پیسہ بھی نہیں مگر آخر اپنے خرچ سے آئے ہیں کیا اسی لئے کہ یہ کہتے ہوئے جاویں کہ

بہ ہمہ شوق آمدہ بودم ہمہ حرماں رفتم

مولانا انصاری نے فرمایا۔ اس وقت حسب الحکم پرنسپل سکول اور کالج کے انگریزی خوان طلباء کو انعام تقسیم ہوگا۔ تفسیر کا امتحان شاید بعد دوپہر ہوگا۔ میں نے کہا اگر تبدیل اوقات ہوا تھا تو علماء کو اطلاع کی ہوتی۔ جواب۔ کچھ نہیں۔ جلسہ انعام میں بعض علماء صاحبان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا شائد ۱۰ بجے امتحان تفسیر ہوگا مگر وہ بھی نہ ہوا بلکہ ۱۰ بجے جلسہ تقسیم انعام ہے سب [illegible]

گلزار احمدی یعنی معارج النبوۃ کا اردو ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں۔ واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے قیمت رعایتی [illegible] ہیلنیر

AsliAhleSunnet.com

فارغ ہوکر اپنے اپنے گھروں کو چلتے بنے چنانچہ میں بھی شہر میں اپنے ڈیرے پر آگیا۔ سُنا کہ بعد دوپہر چند طلبار نے ترجمہ قرآن شریف اور قرئت کا امتحان دیا۔

ان سب واقعات کو یکجا دکھا کر ہمارا صرف یہ سوال ہے کیا سکرٹری صاحب (نواب محمد مزمل اللہ خان) جن کے بلانے پر علمار دور دراز سے پہنچے تھے اُن کا فرض نہ تھا کہ علمار کو اس تبدیلی سے باقاعدہ اطلاع دیتے۔ یا

سکرٹری صاحب دینیات (مولوی حبیب الرحمن خان صاحب بشرطیکہ وہ ذمہ دار ہوں) اُن کا فرض نہ تھا کہ اپنے مہمانوں کو پوچھتے اور باقاعدہ اُن کے مکانوں یا مقام نزول میں اطلاع بھیجتے کہ وقت تبدیل ہوگیا ہے آپ لوگ فلاں وقت تشریف لادیں

اس کا جواب ہم نہیں دینا چاہتے صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ آپ لوگ شیخ سعدی مرحوم کے قول کو ایکدفعہ پڑھیں تو جواب اسکا ملجائیگا ؎

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگران مپسند

انجمن اخوان الصفا

اس انجمن کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۱۴ء میں ہوچکا ہے اس کی قبولیت کی یہ علامت کافی ہے کہ پرچہ نکلتے ہی اس کے لئے ہاں - ہاں کی آوازیں آنے لگیں۔ سب سے اول ہمارے مکرم ڈاکٹر فیض محمد صاحب چیف میڈیکل ریاست نابھہ نے منظوری شرکت اور چندہ دو روپے ارسال فرمایا۔ باقی اصحاب کی طرف سے حسب ذیل ہ۔

مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری چندہ داخلہ ۸ر۔ غازی محمود بی اے (دھرمپال) لودہانہ ۸ر بابو برکت علی معروف اعلیحضرت لودہانہ ۸ر۔ میاں محبوب حسین صاحب ڈلیہ ۸ر۔ از مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی ۸ر۔ ابو الوفار امرتسری ۸ر۔ از مولوی محمد ابو القاسم بنارسی ۸ر۔ از مولوی نور محمد صاحب امرتسری ۸ر۔ از نصیر خان پنشنر ڈلیہ ۸ر۔ مہتا نور محمد خان از ڈلیہ ۸ر۔ میزان ۴؎ قواعد وغیرہ زیر طبع ہیں عنقریب ممبران کے پاس بھیجے جائینگے انشاء اللہ۔

اور اصحاب بھی جو انجمن اخوان الصفا کی ممبری قبول کریں مہربانی کرکے بہت جلد باقاعدہ بارسال داخلہ اطلاع دیں۔ قواعد اور کاپی ممبران چھپوا کر جلدی ممبران کے پاس بھیجی جائیگی اور جلسہ اہلحدیث کانفرنس کے موقع پر اس انجمن کی کارروائی کے لئے بھی وقت نکالا جائیگا انشاء اللہ۔

ایک مُشفقانہ نصیحت

ہماری ناظرین میں سے بہت کم لوگ مولوی یوسف حسین صاحب خانپوری مقیم گنور ضلع بدایوں کو جانتے ہونگے آپ ایک ذی استعداد عالم ہیں۔ میں آپکے علم و فضل کی لحاظ سے آپکی قدر کرتا ہوں۔ اہلحدیث برادری میں میری عربی تفسیر کیمتعلق عرصہ سے اختلاف ہورہا ہے جس کیمتعلق مخالف برادروں نے فتوے کے رنگ میں کتاب اربعین بھی شائع کی جسکا جواب بھی دیا گیا جو سب کو معلوم ہوگا اس ہفتے مولوی صاحب ممدوح نے خط لکھا ہے کہ ابو الوفاء کی عربی تفسیر میں بہت سے مقامات حدیث شریف کے برخلاف ہیں منجملہ اُن کے ایک دو مثالیں بھی بیان کی ہیں جو یہ ہیں :-

(ا) البیت المعمور کی تفسیر ابو الوفار نے یوں کی ہے والبیت المعمور ای المساجد کلہا حالانکہ بموجب حدیث بیت المعمور اس مقام کا نام ہے جو ساتویں آسمان پر ہے

(ب) دوسری مثال دابۃ الارض کی ہے۔ لکھا ہے کہ ابو الوفار صاحب اگر واقعی اہلحدیث ہیں تو ان دو مثالوں کو نمونہ اصلاح بنادیں۔ یہ بھی لکھا ہے کہ میرے نزدیک مجانبین کی غلطی ہے۔

میں مولوی صاحب کی عنایت اور اخلاص مندی کا شکر گزار ہوں خدا آپکی نیت کے مطابق ثمرہ پیدا کرے اور یہ آئے دن کی جھک جھک جو کسی کسی کونے سے سننے میں آتی ہے بند ہو جائے۔

مولانا! امید ہے آپ پسند کریں گے۔ کہ میں آپکی تجویز کو اور وسیع کردوں۔ وہ یہ کہ اسیطرح سب وہ لوگ جو مجھے ان معنی سے خفا ہیں کہ میں نے احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کے خلاف تفسیر کی ہے ایسی کہ اس خلاف کی وجہ سے میں اہلحدیث نہیں رہا۔ وہ سب حضرات اپنے اپنے فہم کیمطابق اُن مقامات کی فہرست میرے پاس بھیجدیں مگر صرف وہ مقام ہوں جنمیں انکے خیال میں نے احادیث نبویہ کا ایسا اخلاف کیا ہو جیسا کوئی منکر حدیث بے پروائی سے کرتا ہے تو میں اُن سب مقامات کو غور سے دیکھکر جنمیں مواخذات کو صحیح پاؤنگا اُنمیں شکریہ کے ساتھ رجوع کرونگا اور جن میں مواخذات غلط سمجھونگا اُنکا جواب محدثین کے طریق پر دونگا۔ لیکن چونکہ پھر یہ وہی سلسلہ سوال و جواب اور تردید و تائید کا قائم ہوگا جو پہلے مضر ثابت ہوا اسلئے اس فتنہ کو بند کرنیکی غرض سے ایک مستند عالم جو علم روایت اور درایت سے پورا واقف ہو اور جماعت اہلحدیث میں علمی حیثیت سے ایک خاص امتیاز رکھتا ہو منصف مقرر ہو جانا چاہئے جو میرے جوابات کو دیکھکر فیصلہ دے کہ مدعی کا دعویٰ ثابت ہے یا مجیب کا جس کے دل میں اسلام کی محبت اور تفرقہ سے نفرت ہوگی اُسکو اس صورت کی منظوری میں کیا کلام ہو سکتا ہے۔

ممکن ہے بعض صاحب یہ کہیں کہ منصف کی حاجت نہیں جواب خود اپنا اثر کریگا۔ تو ایسے لوگوں کو توجہ کرنی چاہیئے کہ کونسا سوال ہے جسکا جواب ادھر سے نہیں دیا گیا جسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اُدھر سے اپنے سوال کی قوت پر زور دیا جاتا ہے ادھر سے اپنے جواب پر ناز ہے۔ نتیجہ کیا؟ ہاں ایک معنی سے نتیجہ صاف ہے کہ جن دنوں یہ طوفان اٹھا ہے اُن دنوں کی نسبت آج بہت کم ہے جمہور قوم نے مخالفین کی رار (دربارہ اخراج از اہلحدیث) کو نہایت ہی حقارت کی نگاہ سے دیکھا اور نفرت سے سُنا ہے۔ میری یہ مدت کی درخواست ہے کہ مجھے اُن اغلاط پر مطلع کیا جائے جنمیں میں نے احادیث نبویہ کا خلاف کیا ہے تاکہ میں اُن کی اصلاح کرسکوں۔

عرصہ ہوا۔ ایک دفعہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے بڑی نرمی سے جناب مولانا عبد الجبار صاحب غزنوی مرحوم کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ آپکا او ثنار اللہ کا اس امر میں اتفاق ہے کہ احادیث نبویہ سند اور حجت ہیں۔ صاحب موصوف بھی اس وسعت کو اپنی تائید خیال کرینگے ۔ اب میں احباب سے اس تجویز کے متعلق مختلف آرار کا منتظر ہوں خصوصاً اُن اصحاب سے جنکو یہ دعویٰ ہے کہ خاکسار بوجہ خلاف کرنے احادیث نبویہ کے اہلحدیث سے خارج ہے ۔

AsliAhleSunnet.com

مذاکرۂ زوجۂ مفقود الخبر نمبر ۲ مجریہ ۱۲ر صفر

(از جناب مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری)

اصول حدیث کا یہ مسئلہ عموماً اہل علم پر روشن ہے کہ جو بات کسی صحابی سے ایسی وارد ہو کہ اُس میں قیاس کو دخل نہو تو وہ حکم میں مرفوع کے ہے قال فی الالفیة ؎

وما اتی عن صاحب بحیث لا
یقال رایا حکمه الرفع علی
ما قال فی المحصول نحو من اتی
فالحاکم الرفع لهذا اثبتا

یعنی جو قول یا فیصلہ کسی صحابی سے ایسا وارد ہو کہ اس میں رائے کو دخل نہو یعنی وہ بات خلاف قیاس ہو تو وہ حکم میں مرفوع کے ہے جیسا کہ امام رازی نے محصول میں لکھا ہے۔ جیسے حدیث من اتی ساحرا او عرافا فقد کفر بما انزل علی محمد صلعم المروی عن ابن مسعود (یعنی جو شخص ساحر یا رمال کے پاس گیا وہ محمد صلعم پر جو چیز نازل کی گئی ہے اُس کا منکر ہوا۔ اس حدیث کو ابن مسعود نے روایت کیا ہے مگر مرفوع نہیں آئی بلکہ ابن مسعودؓ کا قول ہے) حاکم نے اسکو حکماً مرفوع کہا ہے۔

اور یہ ظاہر ہے کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جو مفقود الخبر کی زوجہ کے لئے چار برس کی مدت قرار دی اس میں قیاس کو دخل نہیں ہے[1] قیاس کا اقتضا انتظار کے لئے تو وہی چار ماہ ایلاء کی مدت ہے جیسا کہ فاضل سیالکوٹی نے تحریر فرمایا ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ جب کوئی نص قرآنی صریح اس باب میں وارد نہیں ہوئی اور نہ کوئی مرفوع صحیح حدیث اس باب میں آئی اور حضرت عمر جیسے فقیہ اور جلیل القدر صحابی کا فیصلہ موجود ہے اور گویا تمام صحابہ کا اس پر اتفاق ہے۔ اگرچہ اتفاق سکوتی ہی کیوں نہو اور حضرت عثمانؓ سے بھی یہی مروی ہے تو ہمیں قیاسات دوڑانے کی حاجت نہیں۔ بلاشبہ یہ زمانہ فتنہ کا ہے اس زمانہ میں زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے رہے عمومات لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام یا فتنة دورها کالمعلقة یا لا تضاروهن لتضیقوا علیهن یہ سب عمومات ایسے ہیں جن سے خاص کوئی حکم لگانا مشکل ہے بلاشبہ اس زمانہ میں ارسال خطوط وغیرہ کے ذرائع میں ہزار گونہ آسانی ہے لیکن سیکڑوں واقعات بتاتے ہیں کہ باوجود اس کے بھی مفقود الخبر کی خبر ملنے میں بڑی مدت لگتی ہے کیونکہ سفر بھی اب دور دراز کا ہوتا ہے۔ اکثر لوگ جزائر میں نکل جاتے ہیں ٹاپو والے اکثر لوگوں کو بھلا کر لے جاتے ہیں کہ اُن کی خبر جلد ملنی مشکل ہو جاتی ہے اکثر مدت لکھا لیا کرتے ہیں۔ پانچ پانچ دس دس برس اس شرط پر لیجاتے ہیں۔ اس صورت میں لا ضرر ولا ضرار سے کروڑوں مسلمانوں کی بیبیاں علیحدہ ہو جائیں گی اور عورتوں کے لئے ایک بڑا اسان لٹکا ہاتھ آجائیگا کہ ذرا جھینک پر بھی وہ لا ضرر ولا ضرار پڑھتی ہوئی الگ ہو بیٹھینگی۔

رہی شریر النفس لوگوں کی تکلیف اُس کے لئے عدالت کا دروازہ کھلا ہوا ہے اس کو مفقود الخبر کے ساتھ کوئی خصوصیت نہیں جنکی خبر ہوتی ہے وہ بھی ایسا کرتے ہیں۔ لیکن جناب کا یہ فرمانا کہ حضرت عمر نے یہ فتوے اپنے زمانہ کی مصلحتوں کی بنا پر دیا تھا اب وہ زمانہ بدل گیا۔ یہ ایک غور طلب بات ہے اور محض ہماری ایک تخمین ورائے ہے۔ زمانہ کا بدلنا ہمیں تسلیم ہے لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ ہمارے زمانہ کی مصلحتیں اور زیادہ احتیاط کی مقتضی ہیں کیا اس بنا پر چار برس سے مدت اور زیادہ بڑھا دی جائیگی۔ کسی نئے حکم کے لگانے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کسی طرح پیش قدمی نہیں فرماتے بلکہ فتوے ہی ایک میں ہر ایک دوسرے پر ٹالتا اور یہی چاہتا کہ میں اسی کا جواب دہ نہ بنوں (اعلام الموقعین) اس بنا پر ایسا حکم لگانا جو بالکل سلف کے خلاف ہے بڑی جرأت اور جسارت ہے جو بلاشبہ جناب رسول اللہ صلعم کے طریقہ کے خلاف ہے (عبد السلام مبارکپوری)

[1] کسی حکم کے از قسم قیاس ہونے کی علامت یہ ہے کہ اُس میں مجتہدین کا اختلاف ہو۔ اس مسئلہ میں جو اختلاف ہے اہل علم پر مخفی نہیں۔ ۹۰ سال اور ۱۲۰ سال تک مدت کہتے ہیں۔ یہ نوٹ صرف قیاسی امر کے متعلق ہے۔ اصل مسئلہ کی نسبت ہنوز میری رائے محفوظ ہے۔

(ایڈیٹر)

ایک امام کی تقلید واجب کہنے والے دو صورت ضرور جواب دیں

(۱) ائمہ اربعہ کی پیدائش یا زمانہ رشد وعروج کے قبل زمانہ خیر القرون کے اہل اسلام ہدایات پر تھے یا (معاذ اللہ) گمراہی پر۔ بجز صورت اول کے دوسری صورت کا تو کوئی مسلمان قائل نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ زمانہ خیر القرون میں ائمہ اربعہ کے مسائل اجتہادیہ اور فقہ کی کوئی کتاب مذاہب اربعہ میں سے روئے زمین پر موجود نہ تھی اور بجز اتباع قرآن وحدیث کے اس زمانہ والوں کا جو ہدایت یافتہ تھے کوئی دوسرا طریقہ نہ تھا تو جب خالص قرآن وحدیث پر عمل کرنا ائمہ اربعہ کے پہلے باعث ہدایت تھا تو اب ائمہ اربعہ کے بعد کس وحی الہام یا کشف کے ذریعہ سے صرف ان دونو پر عمل کرنا موجب گمراہی خیال میں آ سکتا ہے۔

(۲) جبکہ خود ائمہ اربعہ کے مذاہب کی بنیاد اور اصل الاصول ترک تقلید پر ہے اور ائمہ اربعہ نے اپنی اپنی تقلید سے عموماً صاف صاف اور صریح لفظوں میں منع کر دیا (دیکھو رسالہ البیان المفید للاتباع والتقلید کا حاشیہ ... جو انشاء اللہ بہت جلد قالب طبع میں آنے والا ہے) بنا براں جس وقت ان کے بعض اقوال قرآن وحدیث کے خلاف ثابت ہو جاویں تو پھر اس مسئلے میں انہی کی تقلید کرتے رہنا یعنی قرآن وحدیث کے مطابق عمل نکرنا الفاظاً ائمہ کی صریح مخالفت ہے یا نہیں اور اُن کی صحیح تقلید ترک کرنے کے الزام سے اُن کے نام کے متقلدین کس قانون اور اصول کے رو سے بری ہو سکتے ہیں۔ اور بسبب ترک اقوال ائمہ اربعہؒ ان تارکین کے سچے غیر مقلد ہونے سے کونسی وجہ مانع ہے؟

(۳) ائمہ اربعہ معصوم تھے یا نہیں۔ صورت اولے کا قائل تو یقیناً کوئی مسلمان نہیں۔ اور بصورت ثانیہ باوجود احتمال خطا پھر بھی ان کے جملہ اقوال کو مدار تحلیل وتحریم قرار دینا (جو عبارت وجوب تقلید شخصی کی ہے) اور صحیح صحیح حدیثوں کو اُن کے اقوال کی وجہ سے رد کرنا یا اُن کی تاویل کرنا آیہ کریمہ اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله کے تحت میں داخل ہونے سے کونسی وجہ مانع ہے اور شرک فی صفة النبوة

AsliAhleSunnet.com

والرسالۃ کے کیا معنے ہیں؟

(۴) ائمہ اربعہ میں سے ہر ایک راہ ہدایت پر تھے یا نہیں۔ صورت ثانیہ کا قائل اہلسنت والجماعۃ میں سے غالباً بلکہ یقیناً کوئی بھی نہیں اور بصورت اولےٰ باوجود تمام ائمہ کے راہ ہدایت پر ہونے کے ایک ہی امام کے جملہ اقوال ماننے اور دوسرے امام کے جملہ اقوال چھوڑنے کے وجوب پر کونسی قوی وجہ دال ہے۔

(۵) خدا کا دین ایک ہے اور حق واحد ہے یا اقوال متضادہ جو ایک دوسرے کے منافی ہیں صورت ثانیہ کا تو کوئی بھی قائل نہیں۔ اور بصورت اولےٰ ہر ایک مجتہد جمیع مسائل میں مصیب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اختلافی مسائل میں ایک ہی مجتہد بر سر صواب ہوگا اور دوسرا اُس کا مخالف بر سر خطا۔ تو ہر ایک مسئلہ میں ایک ہی کے وجوب تقلید کا قائل ہونا گویا بہت سے مسائل غیر حقہ پر وجوب عمل کو لازم کرنا ہے اور اسکے بطلان کے لئے کونسی وجہ الخ ہے۔

(راقم محمد انصاری مچھلی شہر ڈاکخانہ دیوریا ضلع گورکھپور)

اظہار رائے دربارۂ سوالات از علماء حنفیہ

"علماء حنفیہ کرام سے چند سوالات" کے ہیڈنگ سے ایک استفسار اخبار اہل حدیث مطبوعہ ۲۲ جنوری ۱۹۱۵ء صفحہ ۱ کالم ۲ میں خاکسار کی نظر سے گزرا۔ اس میں مستفسر صاحب نے ۱۵ سوال علماء حنفیہ کرام سے کئے ہیں۔ مدینہ میں مزار مبارک پر میلہ کرنا۔ پختہ قبریں بنوانا۔ مجلس میلاد کرنا وغیرہ۔ میرے خیال میں اگر اس استفسار کے ہیڈنگ میں "حنفیہ" کی خصوصیت نہ ہوتی تو بہت مناسب ہوتا۔ اس خصوصیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ علماء حنفیہ کو امور مسئولہ سے کچھ خصوصیت ہے۔ حالانکہ بحیثیت مجیب ہونے کے اہل اسلام کے کل فرقوں کو امور مستفسرہ سے یکساں تعلق ہے پس تخصیص کی کوئی وجہ نہیں۔ البتہ مستفسر صاحب یہ کہہ سکتے تھے کہ فلاں فلاں کتب کے ذریعہ سے جواب دیا جائے میرے خیال میں علماء حنفیہ میں سے کوئی بھی امور مستفسرہ میں سے ایک کو بھی جائز نہیں کہتا اور نہ کتب فقہ میں ان میں سے ایک کی نسبت جواز کا فتوےٰ مرقوم ہے بلکہ کل علماء کاملین حنفیہ ان امور کو ہمیشہ بدعت ہی فرماتے چلے آئے ہیں۔ اور اب بھی علماء حقانی حنفیہ ان امور کو ناجائز اور بدعت کہتے ہیں خواہ وہ فعل مکہ شریف میں ہو یا مدینہ طیبہ میں۔ ان مقامات میں کوئی بدعت یا ناجائز فعل ہونے سے ہرگز جائز نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی حنفی عالم اُس کو جائز کہتا ہے۔ اور اگر کوئی جائز کہے تو وہ اُس کا ذاتی فعل ہے نہ فقہ حنفی یا طریقہ حنفی اُس کا ذمہ وار اور جوابدہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ امام اعظم کا قول اترکوا قولی بخبر الحدیث مشہور اور معروف ہے۔ پس ایسے استفسارات سے سوا اس کے کہ بوئے تعصب پائی جائے اور کچھ نہیں۔ یہ مسائل مستفسرہ کوئی نئے مسائل نہیں ہیں بلکہ یہ کل مسائل طے شدہ ہیں حنفیہ بھی اس کے منکر ہیں مگر افسوس ہے کہ بعض لوگوں کا یہ شیوہ ہوتا ہے کہ ؎

چھیڑ خوباں سے چلی جائے اسد
گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی

خادم اہلحدیث:-

(خاکسار ابوالحیا سجاد حسین ازمین پوری)

ایڈیٹر۔ آپ کی اصطلاح میں جو لوگ ان رسوم کے کرنے والے ہیں وہ حنفی نہوں لیکن وہ خود تو اپنا نام حنفی رکھتے ہیں ایسے حنفی کہ ان رسوم کے منکر کو وہابی کہتے ہیں اس لئے سائل کو حنفی علماء کہنا پڑا۔ لکل امرء ما نوی۔

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ

ہمارے اطراف کا دستور ہے کہ تکیہ دار فقیروں کا ایک خاندان ہوا کرتا ہے وہ اکثر کاشتکاری کا کام کرتے ہیں اس وجہ سے اُن کے مکانوں میں غلے بھرے رہتے ہیں۔ اکثروں کے لئے کچھ زمین لاخراجی ہوا کرتی ہے جس کو اس اطراف میں معافی بولا کرتے ہیں یہ تکیہ دار فقیر سوال کرنا اور بھیک مانگنا اپنا آبائی پیشہ خیال کرتے ہیں اور حجام و دھوبی کی طرح بھیک کو یہ لوگ اپنی برت بتاتے ہیں۔ غرض باوجود تندرست توانا ہٹے کٹے جوان ہونے کے بھیک مانگنے کے لئے نکلتے ہیں۔ پس اہل علم سے سوال یہ ہے کہ کیا ایسے لوگوں کو جبکہ وہ دروازہ پر سوال کرتے ہوئے کچھ مناقب کے اشعار شرکیہ خواہ غیر شرکیہ پڑھتے ہوئے آئیں تو اُن کو کچھ نہ کچھ دینا ضرور ہے۔ آیت مذکورہ بالا میں تو ہمارے لئے یہ حکم دیا گیا کہ "سائل کو ڈانٹو مت" ہمنے انہیں سہولت سے واپس کر دیا لیکن بحکم آیہ وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ کیا یہ لوگ اس سائل کے فرد میں داخل ہیں کہ ان کا بھی کچھ نہ کچھ حق ہے کہ جب ایسے قوی توانا لوگ آئیں تو ضرور دینا چاہئے یا بحکم اس حدیث شریف کے کہ "اگر سائل گھوڑے پر بھی سوار ہو کر آئے تو اُسے بھی دو" یہ لوگ اس حدیث کے مصداق ہیں انہیں بھی دینا چاہئے یا یہ لوگ اس سے مستثنےٰ ہیں؟

ایک شخص جو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیک مانگتے ہوئے آئے تھے آپ نے بجائے سوال پورا کرنے اور بجائے صدقہ دینے کے جنگل کی لکڑی لاکر بیچ کرنے کی تعلیم کر دی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جوان قوی تندرست سائل کو بجائے بھیک دینے کے کوئی کام بتا دینا چاہیئے یا کہیں کام کرنیکی جگہ یا نوکری کی جگہ بتانی چاہیئے۔ بعض علماء[1] نے بھی اپنی تصنیف میں تصریح کی ہے کہ جوان تندرست سائل کو بھیک نہ دو۔ کیا یہ صحیح ہے۔ اہل علم اس پر روشنی ڈالیں جوان سائلوں کی تعداد جو کام کر سکتے ہیں ہمارے اطراف کے مسلمانوں میں کثرت سے ہے۔ اور یہ نہیں کہ اُن کو کام نہیں ملتا بلکہ بھیک مانگنے اور سوال کرنے ہی کو اپنا کام سمجھتے ہیں اس کے لئے دس بیس روپیہ خرچ کر کے کلکتہ اور بمبئی یا رنگون چلے جاتے ہیں اور وہاں پر بجائے کسی دوسری کام کرنے کے یہی کام کرتے ہیں اور دو چار سو روپے کما کر لاتے ہیں۔ میری ناقص رائے میں جب ایسے سائل دروازہ پر آکر سوال کریں تو نہایت نرمی سے

[1] جناب مولوی اشرف علی صاحب دیوبندی نے اپنی کتاب بہشتی زیور میں لکھا ہے۔

AsliAhleSunnet.com

انہیں جلد جواب لینا چاہئے کہ انہیں امید داری میں اپنا وقت ضائع کرنا پڑے۔ اور بجائے صدقہ دینے کے انہیں کہہ دینا چاہئے کہ صحیح و تندرست ہوکر بھیک مانگنا ذلت کا کام ہے کوئی نوکری کرلو یا کوئی ہنر سیکھکر کام میں لگجاؤ ایسا کرنے میں اَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ پر بھی عمل ہوگیا کیونکہ ہم نے انہیں ڈانٹا نہیں سخت و درشت نہیں کہا لیکن آیہ کریمہ وَفِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ یا وہ حدیث جسمیں یہ مذکور ہے کہ سائل گھوڑے پر بھی آئے تو اُسے دو ان دونوں لفظوں میں سائل سے مراد ایسے لوگ ہیں جن میں مجبوری ہوا کرتی ہے یا تو وہ بوجہ اپنے صحیح الاعضاء نہونے کے مجبور ہیں یا مسافر ہیں یا قوم کا قومی بار اُٹھایا ہے۔ اگرچہ وہ گھوڑے پر سوار ہوکر آئیں تو انہیں دینا چاہئے۔ لیکن جو آدمی کہ صحیح الاعضاء ہے قوی ہے اور سوال کرنے اور بھیک مانگنے کو اپنا پیشہ سمجھتا ہے اُسے ہرگز نہ دینا چاہئے بلکہ مطابق سنت اُسے کچھ پیشہ بتانا چاہئے جس سے گداگروں کی تعداد میں کمی آئے اور بالقصد اپاہج بننے والوں کی لشکر کم ہو۔ اسی طرح ایک مسئلہ اسی صدقہ کے متعلق یہ ہے کہ

صدقۃ الفطر کسے دینا چاہئے

ایک حدیث میں وارد ہوا ہے جسے ابوداؤد نے روایت کی ہے اما غنیکم فیزکیہ اللہ واما فقیرکم فیرد علیہ اکثر مما اعطاہ (مشکوٰۃ) لیکن غنی تمہارے۔ تو انہیں اللہ تعالےٰ اس صدقہ فطر کے دینے کی وجہ سے گناہوں سے پاک کریگا لیکن تمہارے فقیر پس صدقہ فطر دینے سے ان پر اُس سے زیادہ لوٹایا جائیگا جسقدر انہوں نے دیا ہے) اس سے معلوم ہوا کہ صدقہ فطر غنی اور فقیر دونوں ہی نکالیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جب غنی اور فقیر دونوں ہی صدقہ فطر نکالینگے تو دیا کس کو جائیگا۔ لیکن دوسری روایت نے اس کو بھی بتادیا اَغْنُوْهُمْ عَنِ الطَّوَافِ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ یعنی مستحقین کو اس قدر دو کہ انہیں اس روز ادھر ادھر پھر کر سوال کرنے سے استغنا ہوجائے (ابن عدی دارقطنی بلوغ المرام) اس سے معلوم ہوا کہ صدقہ فطر ایسے لوگوں کو دیا جاوے جو بالکل نادار ہیں کہ اُنکے پاس ایک روز کے کھانے کا بھی نہیں ہے اور یہی یہ تعلیم فرمائی گئی کہ انہیں بالکل قلیل نہ دو بلکہ اس قدر دو کہ اُس روز سوال کرنے کے لئے انہیں گشت نہ لگانا پڑے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا اس قسم کے لوگ آج ہر مقام میں پائے جاتے ہیں جنکے پاس کچھ بھی نہو عید کے روز گشت کرکے مانگ لائیں تو کھائیں۔

ہمنے جہاں تک دیکھا اور جہاں تک ہمیں آنے جانیکا موقع ہوا ہمنے کہیں ایسے نادار کو نہیں دیکھا کہ اُن کے پاس عید کے دن کا بھی کھانا نہو چنانچہ خود ہمنے اپنی بستی میں جو نہایت غریبوں کی بستی ہے عید کے روز بھی تلاش کیا تو ایسے لوگوں کو نہ پایا تا ہم حسب رواج کے موافق جو لینے آیا اُسے دیدیا۔ ایک صاحب نے اپنی بستی کا حال بیان کیا کہ ہماری بستی میں کوئی صدقہ فطر لینے والا نہیں ملتا۔ اس لئے ہم لوگ تکیہ دار فقیروں کو بلاکر لاتے ہیں اور انہیں جلدی دیکر نماز کے لئے چلے آتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ اُن تکیہ دار فقیروں کی کیا حالت ہوتی ہے۔ کہا کہ وہ کاشتکاری کرتے ہیں اُن کے گھروں میں غلے ہوتے ہیں اور اسی بھیک کے جمع کرنے سے خوشحال ہوتے ہیں مگر وہ صدقات کو اس وجہ سے بخوشی لیتے ہیں کہ وہ اسکو اپنی خاندانی چیز جانتے ہیں اور اسی طرح وہ لوگ بھی ان صدقات کو بخوشی لیتے ہیں جو فقیری کا پیالہ کسی فقیر کے ہاتھ سے پی کر اس کے مرید یا بالکا ہوجاتے ہیں اور اسی پیشہ گداگری کو اپنا پیشہ کر لیتے ہیں۔

بعض اہل علم نے اس اشکال (کہ فقیر بھی صدقہ فطر دیوے تو پھر لینے والا کون ہوگا اور جہاں ایسے مساکین نہیں ملتے جن کے گھر میں ایک دن کی بھی قوت لایموت نہ ہو) کے جواب میں فرمایا کہ لوگ فقیروں کو دیں اور ایک فقیر دوسرے کو دے۔ غرض یہ کہ جو فقیر خود صدقہ دے وہ بھی صدقہ لیکر کسی دوسرے فقیر کو دے تو کچھ اس کی ممانعت حدیثوں میں نہیں پائی جاتی ہے ہوسکتا ہے کہ زید فقیر ہے اُس کے پاس صدقہ فطر آیا اُس نے بھی صدقہ فطر نکال کر دوسرے فقیر کو دیدیا اس طرح فقیر بھی صدقہ فطر دیدیوے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن میں نے عرض کی سلیک غطفانی نے جمعہ کی نماز کے بعد جو صدقے میں انہیں کپڑے ملے تھے اُسے اُسی وقت جو انہوں نے صدقہ کیا۔ یہ دیکھکر آپ اُن پر ناخوش ہوئے اس کا کیا جواب ہے؟

(عبدالسلام مبارکپوری از مبارکپور)

نظم ظریف

از مولوی حکیم عبداللطیف صاحب ظریف

حمد کا اور نعت کا مضموں جو سُن پاتے ہیں ہم
وہ خوشی ہوتی ہے جامہ سے نکلے جاتے ہیں ہم
آہ اہل دین میں کیسا پڑگیا یہ انقلاب
اُنس و اُلفت کی جگہ جور و جفا پاتے ہیں ہم
کیا بیاں ہوں بعض علمائے خلف کے رنگ ڈھنگ
کرتے ہیں وہ۔ شرم کے مارے مرے جاتے ہیں ہم
زاہدان خشک اپنے دین کو کرتے ہیں تباہ
طور اُن کا دیکھکر جی میں جلے جاتے ہیں ہم
بھائیوں کی اپنے کج خلقی و بیرحمی کا حال
دیکھتے ہیں اور زباں پر کچھ نہیں لاتے ہیں ہم
بنتے ہیں صوفی کہیں حنفی کہیں اہل حدیث
عزت اپنے شعبدوں سے ہر جگہ پاتے ہیں ہم
بعض ہم میں ایسے ہیں سیف اللساں چرب البیاں
اہل حق کو چٹکیوں میں ہی اُڑا جاتے ہیں ہم
اُٹھ گیا دنیا سے اب اخلاص اور اظہار حق
وعظ میں اور پند میں اکثر ریا پاتے ہیں ہم
آہ اب للّٰہیت کا تو پتہ لگتا نہیں
بندۂ حرص و ہوا بن بن کے بل کھاتے ہیں ہم
قدر اہل اللہ کی افسوس بالکل اُٹھ گئی
اور مکاروں کو خنداں ہر جگہ پاتے ہیں ہم
سنت و توحید سے کچھ ہمکو دلچسپی نہیں
قومی ہمدردی کا اک لکچر سُنا جاتے ہیں ہم
ایک ذرہ بھر خدا کا ڈر نہ محشر کا خطر
شرک بھی کرتے ہیں اور مومن بھی کہلاتے ہیں ہم
اور بدعت کو تو ہم بدعت سمجھتے ہی نہیں

[illegible]

AsliAhleSunnet.com

چال پر ماں باپ کی اپنے چلے جاتے ہیں ہم
ترک ہے روزہ نماز اور چھٹ ہیں سب احکام دیں
کیا غضب ہے اس مسلمانی پہ اتراتے ہیں ہم
عیش وعشرت خواب و غفلت خود نمائی خودسری
سب کا گلدستہ بنا کر فخر جتلاتے ہیں ہم
حرص وغصہ بغض وکینہ غیبت ومکر وفریب
ساتھ میں دفتر کے دفتر ہی لئے جاتے ہیں ہم
کیا کہیں اپنی حقیقت کچھ کہا جاتا نہیں
بے کہے یاروں کی نظروں سے گرے جاتے ہیں ہم
اک زمانہ تھا کہ ہم اوروں کو دیتے تھے سبق
اک زمانہ ہے کہ اپنے جی سے گھبراتے ہیں ہم
بوجھ غیروں کا اٹھا لیتے تھے ہم سر پر کبھی
اب تو اپنا بوجھ بھی غیروں سے اٹھواتے ہیں ہم
دینے والے تھے ہمیں پہلے خدا کی راہ میں
اب خدا کی راہ میں ملجائے تو کھاتے ہیں ہم
ناتوانی کا یہ عالم ہے کہ اٹھ سکتے نہیں
بے سہارے غیر کے کب پاؤں سرکاتے ہیں ہم
اب نہ وہ اخلاق وشفقت ہے نہ تالیف قلوب
اور شیدائے رسول اللہ کہلاتے ہیں ہم
اب کہاں وہ اہل دل اہل کرم اہل سخا!
پچھلے قصوں میں کہیں انکا نشاں پاتے ہیں ہم
ٹوٹ جاتی ہے کمر اور ٹکڑے ہوتا ہے جگر
شوکتِ اسلام میں گر فرق سن پاتے ہیں ہم
خرمنِ اسلام پر ہم آگ خود برسا چکے
اس کی غربت پر عبث رو رو کو چلاتے ہیں ہم
دل کے ٹکڑے ہیں کلیجہ شق ہے پہلو چاک چاک
شوق سے بیٹھے ہوئے خونِ جگر کھاتے ہیں ہم
بندگانِ خاص سے اب بھی جہاں خالی نہیں
جن کے فیض ولطف سے شاداں ہوجاتے ہیں ہم
یا الٰہی عالمانِ حق کی ہمت ہو بلند
ان کے قول وفعل سے راہِ ہدا پاتے ہیں ہم
قدرداں سب اٹھ گئے جوہر شناسی ہٹ گئی
شان وشوکت ظاہری پر ہی مرے جاتے ہیں ہم
جز خدا امید غیروں سے نہ رکھ اے بوالہوس
نسخۂ اکسیر اعظم تجھکو بتلاتے ہیں ہم
حسب رفتار زمانہ ہمنے یہ لکھی ہے نظم
اب زباں کو بند کرکے چپ ہوئے جاتے ہیں ہم
بس ظریف اب بند کر اپنی زباں بہر خدا
تیری باتیں سن کے دل ہی دل میں شرماتے ہیں ہم

تاریخ نبوی کا خیر مقدم

فاضل ایڈیٹر صاحب وناظرین اخبار اہلحدیث السلام علیکم۔ میں ۱۹۰۸ء سے آج ۱۲ جنوری ۱۹۱۵ء تک اخبار اہل حدیث کا خریدار ہوں۔ میں آپ صاحبان کو یقین دلاتا ہوں کہ آج تک کسی پرچہ اہلحدیث کو دیکھکر میں اس قدر خوش نہیں ہوا تھا جیسا کہ پرچہ اہلحدیث مجریہ یکم جنوری ۱۹۱۵ء کو دیکھکر فرحت و مسرت ہوئی۔ کیونکہ اس بابرکت نمبر میں امید ہی ایسی دلائی گئی ہے جسے سنکر اہل اسلام باغ باغ ہوجائیں گے اہلحدیث علماء کے قلم سے آج تک حضور فخر الانبیاء رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح جلیلہ کے متعلق کوئی مضبوط مدلل مبسوط مفصل کتاب نہیں لکھی گئی۔ درحصل عاشقِ رسول جماعت اہلحدیث میں یہ ایک کمی تھی جس کو پورا کرنے کے لئے جناب مولانا حافظ ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے خوشی خوشی بلکہ جوش اور ولولے کے ساتھ کمرہمت مضبوط باندھ لیا اور اس بارگراں کو بغیر کسی کی تحریک وسفارش کے اپنے سر آنکھوں پر اٹھالیا فجزاکم اللہ احسن الجزاء مولانا موصوف کے طرز استدلال اور محققانہ روش سے ناظرین اہلحدیث بخوبی واقف ہیں لہذا میں تو تیار ہوں کہ اہلحدیث اخبار کی قیمت بجائے ہے روپیہ کو للعہ کردئے جائیں اور بسم اللہ کرکے تاریخ نبوی کا افتتاح کیا جائے "چشم ما روشن دل ما شاد"

فاضل ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں یہ بھی گزارش ہے کہ تاریخ نبوی ہر ہفتہ چوورقہ سے کسی طرح کم شائع نہو۔ غالباً ناظرین اہلحدیث کا ہر ایک فرد تاریخ نبوی کا خیر مقدم بڑی تمنا سے کرنے کو طیار ہوگا۔ لیکن خشک خیر مقدم سے کام نہیں چلتا۔ سحبان ہند سیالکوٹی کی ہمت تو دیکھئے بغیر کسی معاوضہ ولالچ اور بلا کسی خوشامد وکوشش کے خالصاً للہ اس اہم مگر بابرکت نیک یادگار کا بیڑہ اٹھایا۔ آپ حضرات بھی کمربستہ ہوجائیں اور اس ثواب میں شامل ہونے کے لئے اس مفید تجویز پر عمل کریں کہ ہر ایک خریدار اہلحدیث اپنے پیارے اہلحدیث کے لئے دو جدید خریدار بنانیکی کوشش کرے اور جس روز تاریخ نبوی کا چوورقہ ان کے ہاتھوں میں پہنچے فوراً دفتر اہلحدیث کو جدید خریداروں کا نام وپتہ لکھ بھیجیں۔ یہ ہے عملی شکریہ اور اصلی خیر مقدم۔ میں خود بھی انشاء اللہ اس تجویز پر عمل کرونگا۔ ناظرین! یوں تو اخبار اہلحدیث اب بھی اپنی نظیر آپ ہے لیکن تاریخ نبوی کے اجراء پر تو تمام اخباری دنیا کے انبوہ در ہجوم سے یہی چمکتا دمکتا اور دلربا ضیا ریز نکلیگا ؎

لو کان فی کل منبت شعرۃ
لسان لما استوفیت واجب حمدہ

(راقم خاکسار ابو المظفر محمد مجیب الرحمان حسین پوری)

اہلحدیث کانفرنس کا اولین فرض

(از مولوی عبد الحمید صاحب اٹاوی از حیدرآباد دکن)

مذہب اہلحدیث کے چند معرکۃ الآرا مسائل نوشتہ خاکسار مثلاً قرأۃ خلف الامام، آمین بالجہر، رفع الیدین وغیرہ کو اخبار اہلحدیث میں ملاحظہ فرماکر بعض احباب نے تحریک کی کہ مذہب اہل حدیث کے کل مسائل اسیقدر شرح وبسط کے ساتھ جیسے کہ مضامین متذکرہ صدر لکھے گئے ہیں اردو میں آپ لکھدیں کیونکہ اردو میں اب تک کوئی ایسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی جس سے اردو خوان اہلحدیث برادران کو مسائل کے نکالنے اور معلوم کرنے میں کماینبغی سہولت اور آسانی ہو۔ میں نے ان کی اس تحریک کو معقول سمجھا اور عرض کیا۔ اتنے بڑے کام کا سرانجام مجھ جو قلیل البضاعۃ اور قلیل الفرصت سے مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ البتہ میں آپ کی تحریک کو مولانا مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی جنرل سکرٹری اہلحدیث کانفرنس تک پہنچاکر مولانا موصوف کے توجہات عالیہ اس طرف مبذول

منعطف کرا کے تجویز ذیل بھی پیش کرونگا۔

تجویز

اس مہتم بالشان کام کی تکمیل کے لئے علمار کی ایک کمیٹی کا انتخاب بوقت انعقاد جلسۂ سالانہ اہلحدیث کانفرنس بماہ مارچ ۱۹۱۵ء عمل میں لایا جائے تو مناسب ہے۔

کمیٹی کے ممبروں کی تعداد	ممبروں کی مجموعی تعداد کم ازکم بیس ۲۰ ہونی چاہئے

کمیٹی کا صدر کون ہوگا	وہ شخص جس کا تقرر اہلحدیث کانفرنس کے سالانہ جلسہ منعقدہ ماہ مارچ ۱۹۱۵ء میں بعہدہ سکرٹری تصنیف وتالیف عمل میں آیا ہو اس کمیٹی کا صدر مقرر کیا جائیگا۔

صدر کے فرائض	صدر کا فرض ہوگا کہ :-

(ا) ہر ممبر کے لئے مضمون تجویز کرے اور کوئی ایک ایک مضمون اپنے ذمہ بھی لے۔

(ب) یکم مئی ۱۹۱۵ء سے پہلے بذریعہ اخبار اہلحدیث اس کمیٹی کے ہر ممبر کا نام اور جو مضمون ہر ایک کے سپرد کئے گئے ہوں مشتہر کریگا۔

(ج) بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع کریگا کہ ہر ممبر کو مضمون مفوضہ لکھنے کے لئے چھ ماہ کی مدت دی گئی ہے (یعنی یکم مئی ۱۹۱۵ء سے ۳۱ر اکتوبر ۱۹۱۵ء تک)

(د) اگر کوئی ممبر مضمون مفوضہ نہ لکھ سکے۔ تو دوسروں پر تقسیم کردے۔

(ہ) ۳۱ر اکتوبر ۱۹۱۵ء تک جس ممبر کے پاس سے مضمون وصول نہو اُس سے طلب کرے اور جبتک مضمون وصول نہو لے برابر یاد دہی کرتا رہے۔

(و) تین ماہ (یعنی نومبر۔ دسمبر ۱۹۱۵ء جنوری ۱۹۱۵ء) میں مضامین موصولہ پر تنقیدی نظر ڈال کر جو مناسب ہو ترمیم کرے۔

(ز) ایک ماہ (فروری ۱۹۱۶ء) میں کُل مضامین کی سلسلہ وار فہرست تیار کرلے۔

(ح) یکم مارچ ۱۹۱۶ء تک کُل مضامین معہ فہرست جنرل سکرٹری اہلحدیث کانفرنس کی خدمت میں بھیجدے۔

فرائض ممبران	ہر ممبر پر لازم ہوگا کہ :-

(ا) جو مضمون اُس کے تفویض کئے گئے ہوں اُن کو وقت مقررہ میں ختم کرے یعنی یکم مئی ۱۹۱۵ء سے ۳۱ر اکتوبر ۱۹۱۵ء تک۔

(ب) ۳۱ر اکتوبر ۱۹۱۵ء سے پہلے مضمون نوشتۂ خود کو صدر کے پاس ارسال کرے۔

(ج) مضمون میں کوئی ایسے الفاظ نہ آنے پائیں جن سے کسی فریق کی دل آزاری ہوتی ہو بلکہ وہ اِس حکم خداوندی کے مطابق ہو اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ؕ

(د) مضامین کا طرز یہ ہونا چاہئے کہ اوّل اہلحدیث مذہب کے دلائل اور اُن کی قوت کا سبب بیان کیا جائے پھر اس کے بعد مخالفین کے اعتراضات (جو اہلحدیث مذہب کے دلائل پر وارد ہوتے ہوں) کی تردید کیجائے بعد ازاں مخالفین کے دلائل اور اُن کے ضعف پر روشنی ڈالی جائے۔

(ہ) اگر کسی ممبر سے اُن مضامین کا لکھنا کسی وجہ سے ناممکن ہو تو اُس کو لازم ہے کہ اس کی اطلاع صدر کو ایک ہفتہ کے اندر (یعنی ۸ مئی ۱۹۱۵ء تک) بذریعہ اخبار اہلحدیث کردے مگر اس صورت میں اُس کو اپنی وجوہ پیش کرنی پڑینگے۔ اور اگر صدر اُن وجوہ کو معقول تصور کریگا تو اُس مضمون کو دوسروں پر تقسیم کریگا۔

فرائض جنرل سکرٹری	جنرل سکرٹری کا فرض ہوگا کہ :-

(ا) مضامین اور فہرست جو صدر کے پاس موصول ہوں اُن کی ترمیم جو مناسب ہو کرے۔ اور بعد ملاحظہ اور ترمیم اُس کو اہلحدیث کانفرنس کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۱۹۱۶ء میں پیش کرے۔

(ب) بعد منظوری کارکنان وممبران وغیرہ اہلحدیث کانفرنس اُس کو طبع کرنے کے لئے اخبار اہلحدیث کے ذریعہ چندہ جمع کرنے کا اعلان کرے۔

فرائض ہر اہلحدیث	ہر اہلحدیث کا فرض ہوگا کہ :-

(ا) اس کام مسعود کے لئے خود تھوڑا بہت چندہ دیوے تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ؕ

(ب) اور اپنے دوست احباب سے چندہ جمع کر کے جنرل سکرٹری کے پاس بھیجدے۔

من دل علے خیر فلہ اجر مثل فاعلہ

اگر میری تجاویز بالا میں کچھ وزن ہو تو براہ کرم اُن کو اہلحدیث کانفرنس کے سالانہ جلسہ جو مارچ ۱۹۱۵ء میں بمقام علی گڈھ منعقد ہوگا پیش کردیا جاوے۔ اور اگر جمیع کارکنان وممبران وغیرہ کانفرنس مذکورہ اُن کو منظور فرمالیں تو بوقت انتخاب اس عاجز کو فراموش نہ کیا جاوے کیونکہ بہت ممکن ہے کہ بوجہ ملازمت[1] خاکسار شریک کانفرنس نہ ہوسکے گو اس کی شرکت کے لئے کوشش بلیغ کرونگا۔

(الراقم العاجز عبد الحمید اٹاوی از حیدرآباد دکن)

ایڈیٹر :- اور صاحب بھی اپنی اپنی راوے سے اطلاع دیں۔ کچھ شک نہیں کہ اہلحدیث جماعت کو سلسلۂ تصنیف وتالیف کے مکمل کرنے کی سخت ضرورت ہے اردو کتابوں کے علاوہ عربی کتابوں پر توجہ ضرور ہے۔ اہلحدیث کانفرنس اپنی بساط کے مطابق کرتی ہے۔ عرصہ سے دو عالم صرف مسند امام احمد کی تنقید روایت پر لگے ہوئے ہیں جن میں سے ایک تنخواہ دار ملازم ہیں۔ دوسرے آنریری۔ اسی طرح اب تجویز ہوئی ہے کہ ایک

رسالہ اصلاح رسوم نکاح واصلاح تمدن	لکھا جائے جس میں نکاح کا مسنون طریق اور ہر ملک کی

رسومات قبیحہ کا ذکر کر کے اُن کی اصلاح کی جائے۔ اس رسالہ کی تصنیف کا وعدہ جناب مولانا نواب منیر الدین صاحب صدر کانفرنس نے فرمایا ہے۔ اسلئے جملہ ناظرین اہلحدیث سے درخواست ہے کہ اپنے اپنے ملک کی رسومات سے نواب صاحب موصوف کو اطلاع دیں (پتہ :- گلی قاسم جان دہلی)

مولوی عبد الحمید صاحب کی تجویز سے کوئی اور آسان تجویز کسی کی سمجھ میں آئے تو اُس سے مطلع فرماویں۔ اس سالانہ جلسہ علی گڈھ پر جو بتاریخ ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ ۱۹۱۵ء ہونا قرار پایا ہے بہت سی ضروری تجاویز پر غور کیا جاویگا انشاء اللہ۔

---

[1] یہ عذر ناقابل قبول سمجھا جائیگا۔
(ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

آریہ سماجی جو کچھ بھی کھائینگے خونی کہلائینگے

ایک مضمون مسافر مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۱۵ء میں بعنوان "نباتات میں روح" منجانب پروفیسر بال کرشن صاحب ایم اے میری نظر سے گزرا۔ جس میں پروفیسر موصوف نے بحوالہ بسیار کتب کے یہ ثابت کیا ہے کہ بیلوں اور ساگ وغیرہ میں روح اور قوت سامعہ وغیرہ ضرور ہے۔

(خاکسار) مجھکو یہاں پر اس سوال کے کرنے کی سخت ضرورت ہے کہ جب آریہ سماج بوجہ روح ہونے کے ساگ پھل پھول وغیرہ نہ کھائینگے اور نہ گوشت کھائینگے تو آپ جناب پروفیسر صاحب جواب دیں کہ آریہ سماج کیا کھائینگے۔ میرا جہانتک خیال ہے تناسخ کے قائل جب تک خونی نہ ٹھیریں کوئی غذا نہیں کھا سکتے۔ کیونکہ جو چیز کھائینگے وہ ضرور تناسخ کے قاعدہ سے جاندار ہوگی۔ خطرہ ہے مسافر کا بوڑھا اور جوان۔ اڈیٹر کھانا پینا چھوڑ دیں اور مفت میں جان گنوالیں۔ اس لئے ہم زیادہ کچھ کہنا نہیں چاہتے۔

(منشی) محمد داؤد خان از سنبھل مراد آباد

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۳

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ۔

اس حدیث شریف میں لفظ بین واقع ہے۔ منتہی الادب میں ہے "بین بالفتح جدائی و پیوستگی از لغات اضداد است گاہ اسم آید گاہ ظرف متمکن ومنہ قولہ تعالیٰ لَقَدْ تَقَطَّعَ بَیْنَکُمْ بالرفع والنصب فالرفع علی الفعل ای تقطع وصلکم والنصب علی الحذف ای ما بینکم"۔

اس عبارت منتہی الادب سے معلوم ہوا کہ لفظ بین لغت اضداد سے ہے۔ اس کے معنے جدائی اور پیوستگی ملاپ دونوں کے آتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جدائی اور ملاپ دونوں کا تحقق دو چیزوں میں ہوگا بدون دو چیز کے جدائی اور ملاپ کا تصور نہیں ہوسکتا لہذا بین کے معنے جس وقت جدائی کے لئے جائینگے تو لابدی دونوں چیزوں کے اوصاف ایک دوسرے سے مغائر ہونگے ورنہ بین کا استعمال ان دونوں چیزوں میں صحیح نہوگا۔ اور ہرایک کا وصف اُس کے لئے ممیز اور دوسرے کے لئے حد فاصل ہوگا۔ چنانچہ جس قدر امور متباینہ ہوتے ہیں اُن کا یہی حال ہوتا ہے خوص انسان کے انسان کے لئے ممیز اور گھوڑے کے لئے حد فاصل ہونگے اور بالعکس اور حدیث شریف میں لفظ عبد اور کفر دونوں مفہوم متغائر واقع ہیں۔ عبد کی صفت ادائے صلوٰۃ اور کفر کی صفت ترک صلوٰۃ ہے۔ لہذا ترک صلوٰۃ کفر کی صفت اور عبد کے لئے حد فاصل ہے یعنی کفر کو عبد سے جدا کرنے والی چیز ترک صلوٰۃ ہے اور بالعکس یعنی ادائے صلوٰۃ عبد کی صفت اور کفر کے لئے حد فاصل ہے یعنی عبد کو کفر سے جدا کرنے والی چیز ادائے صلوٰۃ ہے۔ جیسے انسان کی صفت اگر علم ہے تو گھوڑے کی صفت عدم علم ہوگی اس بنا پر حدیث کے یہ معنی ہونگے کہ کفر کو عبد سے جدا کرنے والی چیز ترک صلوٰۃ ہے اور التزاماً اس سے یہ بھی سمجھا جائیگا کہ عبد کو کفر سے جدا کرنے والی چیز ادائے صلوٰۃ ہے کیونکہ دونوں متغائر اور متبائن ہیں ہرایک کی صفت دوسرے کے ضرور مغائر ہوگی ورنہ دونوں میں تغائر باقی نہ رہیگا اور اس مقام میں زجر اور توبیخ مقصود تھی اس لئے سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ترک صلوٰۃ صفت کفر کو بیان فرماکر بتلادیا کہ مومن کو چاہئے کہ اس فعل شنیع سے کوسوں دور رہے۔ اور اُن کے شایان اور لائق نہیں۔ اور اگر بین بمعنے پیوستگی ملاپ اس حدیث میں لیا جائے تو مطلب اس حدیث کا یہ ہوگا کہ ترک صلوٰۃ عبد اور کفر کو یکساتھ کرنے والی چیز ہے۔ یعنی اگر عبد تارک صلوٰۃ ہوجائے تو اُس کے اور کفر کے درمیان کوئی چیز حد فاصل اور مابہ الامتیاز باقی نہ رہیگی بلکہ ایک کی صفت دوسرے کے لئے ثابت ہوجائیگی۔ اور اسی کا نام ملاپ اور پیوستگی ہے۔ اس بنا پر بھی یہی نتیجہ ہے کہ مومن کو ترک صلوٰۃ شایاں نہیں۔ بہرحال دونوں تقدیر پر مطلب صحیح اور درست یکساں ہے لیکن صورت اخیر عام فہم اور جلد ذہن نشین ہوجاتی ہے اور واضح رہے کہ بین کو دونوں تقدیروں پر رسم مان کر میں نے ترجمہ کیا ہے اور اگرچہ بر تقدیر ظرف بھی بلاتفاوت یہی مطلب ہوگا۔

اہل علم سے امید ہے کہ وہ بھی اپنے معلومات سے مستفیض فرمائینگے۔

(خاکسار محمد منیر خان عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ مدنپورہ شہر بنارس)

مدرسہ میاں صاحب

یعنی

شمس العلماء مولٰینا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلی کی تعلیمگاہ

دنیا میں جتنے نامور شخص ہوگزرے ہیں۔ ان کی خدمات ان کی ترقیات کی ہر قوم نے جس میں وہ نامور پیدا ہوا قدردانی کی اور اُس کی کچھ نہ کچھ یادگار قائم کی قطع نظر متقدمین کے متاخرین میں آپ دیکھیں کہ سرسید احمد صاحب جس نے مسلمانوں کی دنیوی زندگی عزت وجاہت کے ساتھ قائم کرنے کے لئے اپنی جان پر سب کچھ مصائب برداشت کئے۔ آج اسکی دنیوی روشنی ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے۔

دوسری طرف مدرسہ دیوبند کو ملاحظہ کیجئے دیوبند ایک قصبہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ عالم باعمل مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تخم ریزی کو قوم نے اپنی نگرانی سے سینچا اور پرورش کیا آج وہی مدرسہ دارالعلوم ہے۔ اور ہزاروں کی تعداد میں طلباء علم وہاں سے مستفیض ہوتے ہیں۔ مولانا کی باقیات صالحات میں سے یہی ایک یادگار ہے جسکی قوم قدر کررہی ہے۔

لیکن ہمارے عنوان کا ممدوح جو ختم المحدثین اور شمس العلماء کے سچے خطاب سے مخاطب ہے باوجود اس کے کہ ہزاروں کی تعداد میں ملک کے ہر گوشہ میں

اس کے تلامذہ اشاعت سنت کا کام کر رہے ہیں۔ اس کی روشنی کی شعاعیں ہندوستان سے نکل کر دیگر ممالک تک پہنچ چکی ہیں لیکن افسوس اور دلی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان شعاعوں میں بجائے ترقی ہونے کے ایک نوع کی ماندگی نظر آتی ہے۔ اور وہ مدرسہ میاں صاحب جو مرجع اور مرکز طالبان سنت تھا آج اگر خدانخواستہ ویران نہیں تو قریب ویران کے ضرور ہے۔ اہل حدیث کانفرنس کو بذریعہ آرگن اہلحدیث کے توجہ دلائی جا رہی ہے کہ اہلحدیث کانفرنس بلکہ میں کہتا ہوں کہ بلا لحاظ تفرقہ قوم اس یادگار کو قائم کرے ؂

بود در اضطراب از اہل عالم ہر کہ کاہل شد
طپیدن درمیان جملہ اعضا قسمت دل شد

میاں صاحب مرحوم کی باقیات صالحات میں سے دو ہی چیزیں دنیا میں موجود ہیں۔ مولوی عبد السلام صاحب اور مولوی ابو الحسن صاحب ہر دو نبیرگان جو اپنی خدمت حتی الامکان کرنے میں ساعی ہیں۔ دوسرا مدرسہ میاں صاحب مرحوم۔

لیکن زمانہ بدل گیا آب و ہوا میں تبدیلی ہو گئی۔ معاشرت میں تغیر ہو گیا۔ تمدن کی صلاح ہو رہی ہے۔ زبان میں جدید لغات کا اضافہ ہو چکا۔ ابن الوقت ہونے کی ضرورت محسوس ہو چکی مگر ہماری خدا پر ہاں صرف ایک خدا پر بھروسہ کرنے والی جماعت اہلحدیث نے خواب غفلت سے بیداری کی صورت تو دیکھی لیکن چونکہ ترقی کے زینہ پر قدم رکھنے میں ابھی تک تامل ہے۔

اہلحدیث کانفرنس کو اس وقت ترقی کا زینہ کہنا بجا ہو گا جب وہ عملی صورت میں کوئی کوئی چیز کر کے دکھا دے۔

تجاویز پاس ہوئیں۔ حفاظ حدیث کا رزولیوشن پاس ہوا۔ مگر میں پھر یہ کہونگا کہ جب تک اپنا دار العلوم موثر اور مقدس مرکز و مرجع نہو اپنی کسی اہم تجویز کو عمل میں لانے سے مشکلات کا سامنا ہے۔

آئے اہلحدیث کانفرنس اس کے بانی اور جملہ اراکین! آپ مجھے معاف فرمائینگے۔ میں دلی جوش کے ساتھ آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ بہت جلد مدرسہ میاں صاحب کو آپ اپنی نگرانی اور اہتمام میں لیکر دار العلوم حدیث کی بنا ڈالیں۔ ورنہ یقیناً آپ اپنے آپ کو اخلاقی گنہ گار تصور فرماویں۔

وہ شخص جس نے ظلمتکدہ ہند میں امتیاز درمیان توحید و شرک و سنت و بدعت پیدا کر کے مسلمانوں کو راہ ہدایت پر چلایا اس وقت جبکہ مسلمانان ہند کو توحید و شرک سنت و بدعت میں کچھ تمیز نہ تھی اپنی بد تمیزی سے جہالت کے گڑھے میں پڑے ہوئے تھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی دستگیری کی۔ کیا قوم نے اپنے دل سے اپنے ہادی سنت کو بھلا دیا۔ اگر نہیں بھلایا تو میں منتظر ہوں کہ قوم کی مجموعی آواز اہل حدیث کانفرنس کے اجلاس میں گونج اٹھیگی اور یہی اجلاس ایک جوش پیدا کر کے اسی سال اپنا دار العلوم دار السلطنت دہلی میں مدرسہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ قائم کر کے دکھا دیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ؂

میدہد اسباب شادی غم چو گیرد کمال
چوں چمن پژمردہ گردد زعفراں پیدا شود

(امجد علی از دہلی کشن گنج)

ایڈیٹر۔ جس مضمون پر آجکل تحریک ہو رہی ہے کانفرنس اہلحدیث اور خاکسار ایڈیٹر اہل حدیث اس سے غافل نہ تھے مگر ہر کام کے لئے اللہ کے علم میں وقت مقرر ہوتا ہے۔ اس امر میں بہت سی مشکلات تھیں جو حوالۂ قلم نہیں ہو سکتیں اس لئے مولوی سید عبد السلام صاحب سے تحریری استمزاج کیا گیا تو مولوی صاحب موصوف کا جو جواب آیا درج ذیل ہے:-

"۔۔۔ کے اخبار اہل حدیث میں مولوی عبد المجید صاحب اٹاوی نے تحریک کی ہے۔ اور آپ نے اس پر تائید کی ہے وہ نہایت دلپسند اور عین میرے منشاء کے موافق ہے۔ میں نہایت خوشی سے اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ زیر نگرانی کانفرنس اہلحدیث انتظام مدرسہ کے واسطے ہر طرح موجود ہوں اور اس بات کے کہنے کو ہر وقت طیار ہوں اور اس کے متعلق جو امورات ہیں وہ مشورہ طلب ہیں۔" (عبد السلام از دہلی ۳ رفروری)

امید ہے اور احباب بھی اس طرف توجہ کر کے اپنی اپنی آراء سے جلدی اطلاع دیںگے تاکہ آئندہ جلسہ سے پہلے ہی مجلس شوریٰ میں فیصلہ ہو کر سالانہ جلسہ میں اعلان کیا جائے +

تعاقب بر فتوائے طعام ہنود

از حکیم محیب الرحمن صاحب حسین پوری

مجمع الفضائل جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب شیر اسلام۔ السلام علیکم جناب نے اخبار اہلحدیث بجریہ ۱۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۴ء کے صفحہ ۱۲ پر فتاوے میں ایک سائل کے سوال پر ہندوؤں کے گھر کا کھانا جائز تحریر فرمایا ہے چنانچہ اصل سوال و جواب یہ ہے۔ س نمبر ۳۱۸۔ یہود و نصاریٰ و مجوس و ہنود وغیرہ کفرہ کی وہ دعوتیں مسلمان کو قبول کرنیکی جنکا انکے مذہب سے کچھ تعلق نہ ہو صرف اتحادی اور شوقیہ معاملہ ہو تو شرعاً روا ہے یا نہیں اور ان لوگوں کے گھر کا کھانا کھانا اور پانی پینا اہل اسلام کو مباح ہے یا حرام! (سائل انا مرادونی) ج نمبر ۳۱۸۔ جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی دعوت قبول فرمائی تھی"

سائل نے چار قسم کے لوگوں کے گھر کے کھانیکی نسبت استفسار کیا ہے لیکن جناب نے ہر چہار فرقوں کے گھر کا کھانا جائز فرما کر دلیل خاص فرقہ یہود کی نسبت دی ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہود کی دعوت قبول کرنے سے اہل ہنود کے گھر کا کھانا کیسے جائز ہوا۔ یہود نصاریٰ تو اہل کتاب ہیں گو اس وقت کے اہل کتاب اور آجکل کے یہود نصاریٰ کے طرز عمل میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ لیکن اہل ہنود جو اہل کتاب نہیں اور جنکے کھانے پینے کی پاکیزگی اور ستھرائی معلوم ہے جناب نے یہودیوں پر قیاس فرما کر کیونکر جائز فرما دیا۔ براہ کرم اس فتوے پر نظر ثانی فرمائیں اور اس مسئلہ کے متعلق مدلل فتوے صادر فرمائیں کیونکہ یہ مسئلہ بہت ہی ضروری اور اہل اسلام کو روزانہ

AsliAhleSunnet.com

برتاؤ میں کام آنیوالا ہے اس مسئلہ کی عدم تحقیق کی وجہ سے اکثر اہل اسلام کو دھوکہ لگ رہا ہے پس خاکسار جناب کی خدمت میں اور جناب مولٰینا حافظ عبداللہ صاحب محدث غازیپوری اور جناب مولانا حافظ عبدالجبار صاحب محدث عمرپوری جناب مولانا شاہ عین الحق صاحب وجناب مولانا عبدالنور صاحب مدرسین مدرسہ احمدیہ آرہ جناب مولٰینا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی جناب مولٰینا حافظ محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی جناب مولانا عبدالعزیز صاحب محدث رحیم آبادی جناب مولٰینا عبدالسلام صاحب مبارکپوری جناب مولانا حکیم عبیدالرحمٰن صاحب عمرپوری جناب مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی وغیرہ وغیرہ کی خدمت میں خصوصاً اور دیگر علمار اسلام کی خدمت میں عموماً ملتمس ہے کہ اس مسئلہ کے متعلق اپنی اپنی تحقیق سے بذریعہ اخبار اہلحدیث آگاہی بخشیں یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ فتوے صادر کرنیسے پیشتر میری التماس ذیل کو بھی ملاحظہ فرمالیں۔ میں پیشہ طبابت کرتا ہوں اسلئے مجھے اپنے قصبہ حسین پورا اور نواح حسین پور کے قصبات وغیرہ کے ہندو صاحبان کے گھر جانیکا اکثر اتفاق ہوتا ہے جس سے ان صاحب کی صفائی پاکیزگی کا مجھے خوب طرح تجربہ ہے مثال کے طور پر لکھتا ہوں کہ ایکدفعہ میں اپنے قصبہ کے ایک ہندو پنڈت صاحب کے مکان پر ایک مریض کو دیکھنے گیا تو مجھے قارورہ (پیشاب) ایک اچھے کھانے کے طباق میں جسکو ہندو لوگ پرانت کہتے ہیں دکھایا۔ اُس روز تو میں نے یہ سمجھا کہ یہ برتن شاید پیشاب کیلئے مخصوص ہو۔ لیکن اگلے روز دوسری وضع کے برتن میں پیشاب رکھا ہوا پایا جیسے روٹیا لیسے کٹوری میں جو ہندوؤں کے یہاں پانی اور دودھ میں استعمال کیا جاتا ہے پیشاب دکھایا گیا۔ تب تو مجھے یقین کامل اور عین الیقین ہوگیا کہ ان لوگوں کے ہاں پیشاب ایسا ناپاک نہیں جس کے لئے کوئی الگ برتن مخصوص ہو یا جسکے رکھنے سے روزمرہ کے استعمالی برتن ناپاک ہوتے ہوں۔ اور یہ تو میں نے بارہا دیکھا کہ جس برتن میں ہندو لوگ کھانا کھاتے ہیں اُس برتن کو وہیں چھوڑ کر اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اسلئے کتا جو پہلے سے اسی تاک میں کھڑا رہتا ہے اُس بچے کچھے کھانے کو اُسی برتن میں نہایت اطمینان سے نوش کرلیتا ہے۔ اور کہانتک ان لوگوں کی ستھرائی عرض کروں۔ غور فرمانے کیلئے اسیقدر کافی ہے اب فرمائیے کہ ان لوگوں کے برتنوں کا پکا ہوا کھانا جائز ہے جبکہ یہ لوگ پیشاب تک روزمرہ کے استعمالی برتنوں میں ڈالدیتے ہیں اور کتے جیسے نجس جانور بھی انکے برتنوں کو عموماً چاٹتے ہیں۔ ہندو صاحبان کو ہمیں اس معاملہ میں کچھ کہنا نہیں چاہتا وہ اپنے رسم ورواج کے پابند ہیں ممکن ہے جس چیز کو ہم نجس سمجھتے ہیں انکے خیال میں پاک ہو ہمیں اس سے بحث نہیں۔ میری غرض تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی شریعت میں پیشاب برتن میں ڈالنے یا کتے کے چاٹنے سے برتن ضرور ناپاک ہوتا ہوگا پس عرض ہے (ا) ہندوؤں کے برتن عموماً نجس ہوتے ہیں (ب) ہندوؤں کے پاک شدہ برتن اسلامی حدود کے موافق پاک نہیں ہوتے کیونکہ یہ لوگ نجس برتنوں کو شریعت اسلام کے بتلائے ہوئے طریقہ پر پاک نہیں کرتے (ج) کیا ایسے نجس برتن میں رکھکر یا پکا کر کھانا کھانا جائز ہے جو اسلام کے موافق پاک نہیں ہوا (د) یا ہر طرح کے نجس برتن میں رکھکر اور پکا کر کھانا جائز ہے۔

امید ہے جوابات مدلل بدلیل قرآن وحدیث عطا فرمائینگے + (ابوالمظفر محمد محبیب الرحمٰن کفاہ المنان حسین پوری)

ایڈیٹر۔ بحکم الکفر ملت واحدۃ اس امر میں ایک ہی حکم ہے۔ آپ کا اس میں اختلاف نزاع لفظی کے مشابہ ہے۔ ہندوؤں کے برتن ناپاک ہوتے ہیں تو کون کہہ سکتا ہے کہ کھانا پاک اور حلال ہے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کی بابت حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ جن کے برتن مشکوک ہوں اُن کے برتنوں کو دھولیا کرو۔ اور اگر پاک ہیں تو غالباً آپ بھی اُس کھانے میں شک نہ کریںگے۔

آور صاحب بھی اگر کچھ لکھیں گے تو درج کیا جائیگا انشاء اللہ۔

معذرت

اس ہفتے مولوی صاحب دہلی۔ علیگڈھ اور آرہ کے سفر میں رہے۔ اس لئے فتوے نہیں لکھ سکے منیجر۔

جواب مذاکرہ ۶ مورخہ ۱۹ ربیع الاول

بابت آیت حَرَّمَ

اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۰ صفر کے صفحہ ۱۱ کالم ۳ میں جناب ایڈیٹر صاحب نے علمار بنارس پر مستعجاب بایں الفاظ ظاہر فرمایا ہے کہ "وہ مذاکرات علمیہ میں کیوں حصہ نہیں لیتے شاید کسی اہم کام میں مشغول ہونگے" شکایت بجا ہے اور جس امر پر حسن ظن فرمایا ہے وہ مطابق واقع ہے بایں طور کہ خاکسار بوجہ کثرت مشاغل درس تدریس تصنیف وتالیف وعظ تذکیر وغیرہ بہت ہی عدیم الفرصت رہتا ہے۔ اسلئے کسی مذاکرہ میں حصہ لینے سے محروم رہا۔

آج بوجہ بارش وسردی کچھ فرصت تھی تو ۱۹ ربیع الاول کے اخبار اہلحدیث کا پرچہ اُٹھاکر دیکھنا شروع کیا اُسکے دوسرے صفحہ پر مذاکرہ علمیہ ۶ کی سرخی نظر پڑی بڑے شوق سے پڑھا جی میں آیا کہ لاؤ اسی پر اپنی تحقیق کیمطابق کچھ خامہ فرسائی کروں اور خون لگاکر شہیدوں میں داخل ہوجاؤں ورنہ

ع کجا دانند حال ما سر مستان محفل ہا

آیت سورہ انعام قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ کے معنے بیان کرنیمیں مفسرین نے بہت اختلاف کیا ہے کسی نے أَنْ لَا تُشْرِكُوا کے پہلے وامرکم محذوف مانا ہے کسی نے اسمیں لا کو زائد گردانا ہے۔ اسی طرح آیت سورۂ انبیاء وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ میں بھی لا کو زائد کہا گیا ہے۔ لیکن میرے خیال میں لفظ حرام اور حرمۃ کے معنے کی تحقیق سے سارے اشکال دفع ہوجاتی ہیں بایں طور کہ حرام کے معنی وجوب۔ عزم۔ عزت۔ منع ہر ایک کے آتے ہیں جیسا کہ کتب لغت میں مصرح ہے پس یہ لغات اضداد سے ہوا اس کا ترجمہ سیاق وسباق کی رو سے ہوگا جہاں جیسا قرینہ ہوگا ویسے معنے کئے جائینگے۔ اگر حلت کے مقابلہ میں آئے تو وہاں منہی عنہ مراد لیا جائیگا والا فلا

ہر دو آیات مذکورہ میں حَرَّمَ اور حَرَامٌ سے منع مراد نہیں ہے بلکہ وجوب و عزم ہے قرآن مجید کا نزول عرب کی مختلف زبانوں کے مطابق ہے اور عرب میں ملک حبش کے لوگ بجائے وجوب کے لفظ حرام اکثر بولتے تھے صحیح بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے وحرم بالحبشیۃ وجب (پارہ ۲۰) پس آیت کے معنے بالکل صاف ہیں کہ ای نبی علیہ السلام آپ فرمادیں آؤ میں تمہیں

* اُن چیزوں کو بتلاؤں جو خدا نے تم پر واجب کی ہیں وہ یہ کہ کسی کو اُسکے ساتھ شریک نہ ٹھیراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو (الخ) ایسا ہی دوسری آیت میں بھی حرام واجب کے معنی میں ہے

هذا ما ظهر لي والعلم عند الله (محمد ابوالقاسم خموش بنارسی)

AsliAhleSunnet.com

جنگ یورپ کے کرشمے

پیرس کی حالت

پانیر رقمطراز ہے۔ کہ جنگ کے شروع ہوتے ہی پیرس میں جو تغیر پیدا ہو گیا ہے۔ اس کا احاطہ خیال میں آنا مشکل ہے۔ اس وقت بہت سے لولے لنگڑے سے اور بیکار انسانوں کو گلی میں دیکھکر انسان سمجھ جاتا ہے۔ کہ باقی سب لڑائی میں مشغول ہیں۔ اور یہ لوگ وہاں نہیں جا سکتے۔ ہاں عورتیں آپکو ہر جگہ دکھلائی دینگی۔ ریلوں کی ٹکٹ کلکٹر ہیں تو عورتیں۔ دکانوں اور ہوٹلوں پر تو عورتیں۔ اگر گلیوں میں کوئی اخبار بیچتا ہے۔ تو عورتیں۔ ٹریموے کی چلانے والی ہیں تو عورتیں۔ غرضیکہ جدہر دیکھو۔ اس وقت آپکو عورتیں ہی کام کرتی دکھائی دینگی۔ موسم سرما سر پر ہے۔ بہادر جنگجو سپاہیوں کے لئے گرم کپڑوں کی ضرورت ہے۔ انکی تیاری میں بھی عورتیں ہی رات ودن مشغول ہیں۔ دوکانوں پر عالم خاموشی کا طاری ہونا ایک نہایت ہی عجیب بات ہے۔ اب بازار میں موٹر گاڑیوں کا وہ گھمسان کہاں؟ ہاں یہ موٹر اب زخمیوں کے لانے اور گوشت کے پہنچانے کا کام کر رہی ہیں۔ اس وقت سب لوگ پیدل چلتے پھرتے دکھائی دیتے ہیں۔ کیونکہ تمام گھوڑے لڑائی میں مشغول ہیں۔ ہاں کبھی کبھی کوئی کسی بوڑھے کی ران کے نیچے ہنٹر کھاتے ہوئے ضرور دکھائی دے جاتا ہے۔ نہ صرف پیرس کے گھوڑے ہی میدان کارزار میں مصروف ہیں۔ بلکہ پیرس کے گرد و نواح کے بھی تمام کارآمد گھوڑے منگوا لئے گئے ہیں اور نہ صرف گھوڑے بلکہ اس خیال سے کہ جرمنوں کی بڑھتی ہوئی فوج کے ہاتھ سامان رسد نہ لگ سکے فرانچ گورنمنٹ نے تمام سامان رسد پیرس میں جمع کر لیا تھا جس کا اب یہ نتیجہ ہو رہا ہے۔ کہ باہر کے لوگ اب ان تمام چیزوں کو ترس رہے ہیں مجھے حال ہی میں گرد و نواح کی ایک نہایت مشہور سرائے میں جانے کا اتفاق ہوا۔ اور ہمیں وہاں مکھن یا پنیر تک نہ ملسکا جس سے تمام دن سوکھی روٹی اور گوشت پر گذارہ کرنا پڑا۔ اور اسپر لطف یہ کہ فرنچ گورنمنٹ نے باورچیوں کی قلت کی وجہ سے یہ حکم دیدیا ہے کہ مثل سابق کے لذیذ اور مزیدار روٹی کوئی باورچی نہ بنائے جس سے باشندگان فرانس کو سخت تکلیف ہے۔ باشندوں نے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے گورنمنٹ کو کہا۔ اخبارات کو لکھا۔ اپنے کمزور معدوں کی حالت بتا کر سب کچھ کہا۔ لیکن گورنمنٹ نے اسوقت پر عرضداشت منظور کرنی مناسب نہیں سمجھی اس لئے مجبوراً وہی نوالے جھوالے روٹی کھانی پڑتی ہے اگر کچھ زندگی نظر آتی ہے۔ تو یا تو ہوٹلوں میں یا بند دکانوں کے باہر جن کے درودیوار پر ہر جگہ پوسٹ کارڈ بیچنے والے نظر پڑینگے کہیں کہیں جنگ کی تصویریں اور توپ بندوق بیچنے والے بھی دکھائی پڑ جاتے ہیں۔ ہوٹل بھی آٹھ بجے سب بند ہو جاتے ہیں اور شہر کی تمام روشنی گل کر دی جاتی ہے جسکو دیکھکر ہو کا عالم معلوم ہوتا ہے۔ پیرس پر رات کو ہوائی جہاز کا پہرہ رہتا ہے۔ جنہوں نے دشمن کے ہوائی جہازوں کے بھگانے میں ایک نمایاں خدمت کی ہے سرچ لائٹ پیرس کے باہر کئی میل سے دکھائی دیتی رہتی ہے۔ پیرس میں اس وقت بجز چند سنیمٹوگراف تھیٹر کے تمام سامان تفریح بند ہیں۔ بیاتمک کو امریکہ کا ولولہ انگیز ڈراما ٹنگ اس وقت لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے ناقابل ہے۔ تمام گانے بجانے کی محفلیں سرد پڑی ہیں گانے بجانے والے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ اور فضول گلیوں میں گانے کی اجازت مانگتے ہیں۔ اور باوجود انکار کے گلی میں آتے ہیں۔ اور حب الوطنی کے گیت لڑکیوں سے کہلاتے ہیں۔ اپنے گھروں میں اسوقت پیانو بجانا بمنزلہ پاپ سمجھا جاتا ہے۔ ہاں اب بہت سی خط وکتابت اور بحث ومباحثہ کے بعد یہ امر طے پایا ہے۔ کہ دن بھر میں ایک گھنٹہ محض بطور مشق پیانو بجایا جا سکتا ہے۔ لیکن شوقیہ کوئی غزل وغیرہ نہیں گائی جا سکتی۔

فرانس میں پبلک رائے کا بڑا زبردست اثر ہے اور پبلک رائے کے خلاف کام کرنا وہاں پر کسی بڑے ہی آدمی کا کام ہے۔ پیرس والے آج سب فیشن بھول گئے ہیں۔ عورتوں کی ظاہرا شکل وشباہت اور اون کے ذوق البھڑک لباس کا جب مقابلہ کیا جاتا ہے۔ تو خیال آتا ہے۔ کہ پیرس کا یہ فیشن اب قطعی نیست ونابود ہو گیا ہے۔ ایک عورت نے مجھے کہا۔ کیا مضایقہ ہے آخر فیشن کس کے لئے ہیں۔ یہاں کوئی آدمی ہی نہیں ہے۔" اسوقت تمام درزی سپاہیوں کے کپڑے بنانے میں مشغول ہیں۔ پیکین کا مشہور کارخانہ قمیصیں تیار کرنے پر مامور ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ ۲ ہفتوں میں اس نے ۶۰ ہزار قمیص تیار کی ہیں۔ بہت سی دوکانیں سینے کی ورکشاپ کا کام دے رہی ہیں۔ اور ضرورتمند عورتیں روٹی پیدا کرنے کی غرض سے رات دن سینے میں مشغول رہنا باعث خوش قسمتی سمجھتی ہیں۔ باقی تمام پیرس اسوقت ایک وسیع ہسپتال بنا ہوا ہے۔ اور وہاں کی زیادہ تر آمد ورفت کیا ہے مجروحوں کا آنا جانا۔ ہر ایک بڑا ہوٹل یا کیمپ اس وقت ہسپتال کا کام دے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض بعض بڑی جنرل شاپ (دوکان) نے اپنے اوپر کے بالاخانے مفت اسی غرض کے لئے نذر کر دئے ہیں۔ رات دن زخمیوں کی آمد ورفت اور ملٹری لوگوں کے ہاتھی جلوس جو روزمرہ گلیوں سے نکلتے ہیں دیکھنے والوں کو افسوس کے ساتھ ہونے والی جنگ کی یاد دلا رہے ہیں۔ اور لوگ حیران ہیں کہ خدا جانے پیرس پھر کب دوبارہ "خوشنما شہر" کے نام سے ملقب ہوتا ہے (انتخاب لاجواب)

اٹھارہ شہروں کا صفایا!

مسٹر ولیم سپرڈ لکھتے ہیں۔ کہ ہم نے علاقہ سرویہ کی ڈیڑھ سو میل کی مسافت طے کی اس میں ۱۸ شہر ایسے دیکھے جن کی بابت یہ خیال ہوا۔ کہ یہ اچھے شہر ہونگے۔ اس وقت تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی اون پر جھاڑو پھیر گیا ہے۔ ہر شہر میں ہم نے دو دو تین تین دیواریں ایسی دیکھیں۔ جن پر

AsliAhleSunnet.com

پھانسیاں لٹکی ہوئی تھیں جن سے ثابت ہوتا تھا کہ بڑی بے دردی اور سفاکی کا باشندگان شہر کے ساتھ برتاؤ کیا گیا ہے۔ آبادی کا نام و نشان نہ تھا ہر طرف ہُو کا میدان نظر آتا تھا جگہ جگہ اینٹوں کے ڈھیر تھے۔ ایسے برباد شدہ مقامات دیکھکر نامہ نگار مذکور نے اندازہ لگایا ہے۔ کہ جرمن نے بلجیم کو اتنا برباد نہیں کیا۔ جتنا آسٹریا نے سردیہ کو تباہ کیا ہے (زمیندار ۴ فروری)

اللہ اکبر۔ مقام عبرت ہے۔ یہی معنے ہیں فَجَعَلْنٰھُمْ اَحَادِیْث

حیدر آباد میں انسداد ہمیں یہ سنکر خوشی ہوئی تمباکو نوشی کہ گورنمنٹ حیدر آباد نے ایک گشتی حکم شایع کیا ہے۔ کہ ریاست میں ۱۶ برس کی عمر تک کوئی بچہ کسی صورت میں اور کسی عنوان سے تمباکو استعمال نہ کرے۔ کاش کہ اسی طرح دوسری ریاستوں اور نیز برٹش انڈیا میں انسداد تمباکو نوشی کا اہتمام کیا جائے۔ حالت یہ ہے کہ کسی معمولی شہر کی ایک عام شاہراہ پر کھڑے ہو کر تھوڑی دیر گذرنے والوں کو دیکھا جائے تو ان میں بہت سے آٹھ نو برس تک کے بچے مونہہ میں سگریٹ دبائے نظر آئیں گے امراض سینہ کے متعلق اگر ان اعداد پر نظر کی جاوے جو ہر سال شایع ہوا کرتے ہیں تو اس امر کا اندازہ کرنا مشکل نہ ہوگا۔ کہ کس حد تک تمباکو نوشی سے ان امراض کی بنا اصلی ہوتی ہے۔ اور اگر بچوں کی تمباکو نوشی کا انسداد کر دیا جاوے۔ تو غالباً ان دردانگیز اعداد میں بہت کمی ہو سکتی ہے (ہمدرد) کیا یہ قانون پان میں تمباکو خوری پر بھی عائد ہوگا؟ ضرور ہونا چاہئے)

ڈکیتیوں کی کثرت۔ موسم سرما۔ بیکاری اور گرانی اجناس نے تو عوام کو حیران کر ہی رکھا تھا اسپر ڈکیتیوں نے زیادہ پریشانی پیدا کر دی ہے ۴ فروری کو موضع چبہ (امرتسر) میں ڈاکہ پڑا۔ ایک ڈاکو مارا گیا۔ ایک گرفتار ہوا۔ باقی فرار۔ اللہ رحم کرے۔

مسجد مرادآباد کیلئے حضرات اہلحدیث کی غایت توجہ

آپکو معلوم ہوگا۔ کہ مرادآباد میں چند افراد فدا یار خدام اہلحدیث ہیں۔ اونکو مسجد کی تعمیر پوری کرنے کی از حد ضرورت اور فکر ہے۔ چونکہ اون کے متعلق صرف یہ ایک ہی مختصر جگہ ہے جس میں تمام حوائج دینی مشکل پورے کئے جاتے ہیں۔ اسی مسجد میں مدرسہ محمدیہ و انجمن اہلحدیث کا سلسلہ بھی بحمد اللہ آپ یا ہمت صحاب سے قایم اور سالانہ جلسہ واجتماع مہمانان اور قیام طلبہ و احباب مسافرین کی گذران بہ دقت تمام ہوتی ہے۔ چنانچہ سنہ ۳۱ ھ و ابتدا سنہ ۳۲ھ میں ہمدردان اہلحدیث خصوصاً بسعی مولانا المولوی عبدالواحد صاحب غزنوی ادام اللہ فیضہ ایک سو روپیہ واز دفتر اہلحدیث کانفرنس مبلغ پچاس روپیہ اور جناب شیخ فیاض الدین صاحب کمپنی صدر بازار دہلی مبلغ پچاس روپیہ اور اہلحدیث ڈیرہ دون خاصکر بسعی جناب حافظ احسان الغنی صاحب سوداگر و جناب شیخ عبدالکریم صاحب سوداگر چوب برگہ چوب مبلغ چونتیس روپیہ آٹھ آنہ اور جناب حاجی وارث علی عاشق الٰہی صاحب سلمہ اللہ سوداگران آگرہ وغیرہ اصحاب کے مختلف رقوم جملہ مبلغ تین سو باون روپیہ پندرہ آنہ کی امداد سے صحن مسجد کو سال گذشتہ سنہ ۳۲ھ میں بوجہ تنگی مسقف تعمیر کیا گیا تھا تب کہیں سالانہ جلسہ اوپر اوس کے ہو سکا۔ جس کو اکابر علماء اہلحدیث خصوصاً جناب مولنا مولوی عبدالعزیز صاحب محدث رحیم آبادی ادام اللہ برکاتہم اور مولانا عبدالرحمن صاحب ولایتی و مولانا عبدالوہاب و مولانا عبیدالرحمن صاحب سلمہم اللہ اور مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی و جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری ادام اللہ فیضہم وغیرہ وغیرہ حضرات نے ملاحظہ فرما کر اوس کی ضرورت کو محسوس کیا ہے۔ اب اوس کی ضرورت پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ کس حد تک لابد اور اہم ہے طلبہ و احباب مہمانان مسافرین و کتب خانہ و دفتر مدرسہ کے لئے کوئی حجرہ نہیں ہے۔ جملہ سامان باہر پڑا رہ کر اکثر تلف ہوتا رہتا ہے۔ رات دن طلبہ اور لوگوں کا اجتماع بالخصوص بموسم بارش و گرمی اوپر میدان میں نہایت تکلیف پہنچتی ہے۔ مسجد کی ملحق دو دکانیں جن کی آمدنی بوجہ شکستگی نصف بھی نہیں ہے

لہذا اصحاب خیر باہمت ضرور متوجہ ہوں تو موجودہ دکانیں و نیز کچی اور دو دکانوں کی گنجایش نکل سکتی ہے۔ اور اوپر اوس کے وسیع مکان مدرسہ۔ و نیز درجہ فوقانی مسجد کی توسیع ہو کر تمام امور کی تکمیل جس کا تخمینہ تعمیر مبلغ ایکہزار روپیہ کیا گیا ہے۔ مگر بالفعل چونکہ دشوار ہے۔ اس لئے آسان طریقہ تعمیر تین جزو پر تقسیم کر دینے کا کیا گیا ہے جزو اول تعمیر دو کانات۔ و جزو الثانی مکان مدرسہ و جزو الثالث تعمیر مسجد۔ پھر آمدنی دوکانات تقریباً بارہ روپیہ ماہوار سے اخراجات ضروری مسجد و مدرسہ کی کفالت آپ حضرات کے صدقہ جاریہ سے انشاء اللہ قایم و دائم رہے گی۔

تنبیہہ۔ اس زمانہ میں چونکہ محصلان چندہ صاحب دیانت نایاب و کمیاب ہیں۔ مدرسہ کو بجائے نفع کے نقصان پہنچتا ہے لہذا مناسب سمجھا گیا ہے کہ محصلان کو موقوف کر کے خاص خاص اصحاب ہمدردان سے سعی کی جاوے گی کہ وہ عطیہ دوامی ماہوار سے بالتوسط یا بتوسط خاص محصلان اخراجات مدرسہ کے انشاء اللہ کفیل ہونگے۔ جو تقریباً بالفعل موجودہ حالت میں بیس ۲۰ پچیس ۲۵ روپیہ ماہوار کافی ہو سکتے ہیں وما علینا الا البلاغ

الراقم بندہ عزیز الدین عفی عنہ منجانب اراکین انجمن اہلحدیث مرادآباد واقع مسجد سنہری بازار چوک

فتوحات اہلحدیث } چیفکورٹ۔ ہائیکورٹ۔ اودھ پنجاب۔ بنگال۔ اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے اون کو جمع کیا گیا ہے۔ قیمت صرف چار آنہ (۴/)

منیجر

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

جلسہ اسلامیہ کلیا نیور ضلع چمارن منعقدہ ۲۴ جنوری میں حسب تحریر میاں مہتمم جلسہ مذکور۔ جلسہ میں ۴ ہندو مشرف باسلام ہوئے۔ دور دراز کے مہمانوں کو کھانا جلسہ کی طرف سے کھلایا گیا آئندہ انشاءاللہ یہ جلسہ ہمیشہ ہوا کریگا۔ (مہتمم جلسہ)

جنازہ غائب ہمارے دوست مولوی نور محمد صاحب امرتسری کے داماد میاں نور الدین طاعون سے فوت ہو گئے انا للہ۔

میری لڑکی کا انتقال ہو گیا انا للہ۔ (شیخ محمد عمر از بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب) ※

ناظرین سے درخوست ہے مرحومین کیلئے نماز جنازہ غائب اور دعاء مغفرت کریں۔ غفر اللہ لہم۔

شکایت عدم ارسال کتاب عرض یہ ہے کہ ۸ محرم الحرام ۱۳۳۳ھ کے اہلحدیث میں حافظ قادر بخش ملتان نے اشتہار دیا تھا کہ ۲ر کے ٹکٹ بھیجکر دو عمدہ کتابیں مفت منگالیں میں نے ۲ر کا ٹکٹ بھی روانہ کر دیا مگر ابھی تک کتاب نہیں ملی لہٰذا عرض ہے کہ بذریعہ اخبار اُن کو اطلاع دیجاوے کہ اُنہوں نے ایسا کیوں کیا۔ فقط (راقم قطب الدین احمد راجشاہوی حال مقام ضلع دیناجپور موضع بگولاہار ہاٹ پتی راج ڈاکخانہ ایٹاہار)

ایڈیٹر جناب حافظ قادر بخش صاحب ایسے ثقہ ہیں کہ اُن کی نسبت کسی قسم کی بدگمانی بدمعاملگی کی نہیں ہو سکتی ڈاک کا قصور ہو گا۔ بہر حال ایسا واقع پیدا نہ ہونا چاہیے۔

طبی جواب پہلے لکھا گیا ہے کہ طبی سوال کیساتھ کم سے کم ۲ر غریب فنڈ کے لئے آنے چاہئیں۔ آئندہ کو اطلاع رہے

نسخہ دافع طحال و دافع قبض سہاگہ ۲ تولہ + نوشادر ۲ تولہ + خرمہرہ زرد ۱۲ عدد۔ سب اجزا کو سالم بغیر کوٹنے پیسنے کے عرق لیموں یک بوتل میں ڈالدیں۔ ایک ہفتہ کے بعد جبکہ وہ سب دوائیں حتیٰ کہ کوڑیاں بھی گل جاویں۔

اُس وقت اس میں سے ۳ تولہ روزانہ پیا کریں۔

پرہیز:۔ مٹھاس۔ چاول۔ دودھ۔ دہی۔ ماش کی دال۔ آلو۔ بینگن۔ مسور کی دال۔ ارہر کی دال۔ مونگ کے چھلکوں والی دال وغیرہ اشیاء سے پرہیز لازم ہے

جریان و سرعت انزال و کثرت احتلام کے لئے السی کو بھون کر کوٹ لیں مگر جلنے نہ پاوے پھر اسکے ہموزن مصری ملا کر رکھ لیں اور ایک چھٹانک تودری سرخ و سفید لیکر کوٹ کر جداگانہ رکھیں۔ صبح کو ۲ تولہ سفوف السی پھانک کر ۷ ماشہ سفوف تودری شیر خالص پاؤ سیر میں پکا کر میٹھا کر کے پئیں اسی طرح شام کو۔ یہ نسخہ ضعف گردہ و کمر و خصیہ کو بسبب کثرت اخراج مادہ کے مفید ہے۔ ترشی و چاول سے پرہیز۔ پانی کم پینا چاہیے

برص یعنی پھلبہری ہونٹوں پر سفید داغ

اہلحدیث کانفرنس کا
سالانہ جلسہ

مقام علی گڈھ محلہ کالاک گنج ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے۔ بہی خواہان کانفرنس خصوصاً انجمن ہائے اہلحدیث کے قائم مقام ابھی سے مفید مفید تجاویز توحید و سنت کی اشاعت کے متعلق سوچ کر اطلاع دیں اور اپنے ارادہ شرکت سے بہت جلد مطلع کریں۔

ابوالوفاء ثناء اللہ سکرٹری

کیلئے پہلے مسہل بلغم استعمال کر کے باپچی۔ پوست بیخ چلبہ میں پیسکر گولیاں بنالیں۔ باسی پانی میں گھسکر مقام برص پر لگایا کریں

(شمس محمدی از فیض آباد)

طبی جواب آپ سوتے وقت خمیرہ گاؤزبان ۲ تولہ خانہ ساز استعمال کیا کریں اور مغز بادام ۹ دانہ شب کو پانی میں بھگو دیں۔ صبح کو پوست دور کر کے انکو معہ کاہو مقشر ۶ ماشہ مغز کدو شیریں ۴ ماشہ مویز منقیٰ ۷ دانہ آب تازہ میں باریک پیس کر مصری سے میٹھا کر کے روغن زرد ۲ تولہ کے ساتھ بطریق معروف حریرہ تیار کر کے استعمال کریں۔ انشاءاللہ تعالیٰ آپکا ضعف دماغ کافور ہو جائیگا اور یہ حریرہ آپکو موافق بھی آئیگا۔ اہلحدیث اخبار کے لئے تندرستی کے شکریہ میں ایک جدید خریدار بنا دیں۔

طبی جواب آپنے یہ نہ لکھا کہ آپ کی ہمشیرہ کو کتنی مدت سے یہ مرض ہے بہر حال میری تشخیص ناقص یہ ہے کہ آپکی ہمشیرہ کو مرض صرع (مرگی) مع تشنج ہے اصل مرض صرع ہے تشنج عارضی ہے دورۂ صرع کی حالت میں بعض کو تشنج ہو جایا کرتا ہے یعنی تشنج کی وجہ سے ہی دورہ کے وقت منہ پر جھاگ آیا کرتا ہے وجوہات متفرقات اطبا جانتے ہیں یہاں لکھنے کی ضرورت نہیں۔ آپ پہلے کسی مقامی ہوشیار طبیب سے مریضہ کا بعد نضج تنقیہ کرائیں دوران تنقیہ میں حب ایارج کا استعمال ضرور ہے بعد انفراغ تنقیہ معجون سیالیوس اور تریاق اربعہ کا استعمال کرائیں۔ اور حسب ذیل مشموم استعمال کرائیں۔ جند بیدستر یک ماشہ + شونیز یک ماشہ + جوز بوا یک ماشہ + بسباسہ یک ماشہ + نوشادر یک ماشہ + قرنفل یک ماشہ + مرچ سیاہ یک ماشہ۔ ان سب ادویات کو سرمہ کی مانند باریک پیس کر مریضہ کو سونگھا دیں۔ اور دورہ کے وقت اسی مشموم کا نفوخ کریں۔ (راقم خاکسار ابو المظفر محمد حبیب الرحمن از ڈاکخانہ حسین پور ضلع مظفر نگر)

دریافت حدیث مندرجہ ذیل روایت کا پتہ مطلوب ہے ایک یہ من رآنی فقد رای الحق دوسری روایت ہے من رآنی فی المنام فقد رای الحق یہ دونوں حدیثیں ایک ہی یا دو۔ اور کس مستند اور معتبر کتاب میں ہیں۔ صحیح ہیں یا ضعیف یا موضوع۔

(محمد برہان الدین وغیرہ از تماجی ضلع محبوب نگر)

میری بچی جسکی عمر ۱۱ برس کے قریب ہے عرصہ ایک ماہ سے سخت مصیبت میں مبتلا ہے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جن کا خلل ہے بہت تکلیف دے رکھی ہے۔ اس درمیان میں چند صاحبان نے کچھ انتظام بھی کیا لیکن پورے طور سے اثر نہیں ہوا۔ اس عرض کو اخبار میں جگہ دیدیجئے شائد کوئی خدا کا بندہ ملجاوے جس سے اس بیماری کا علاج ہو سکے خواہ طبی طریق سے یا عملی طرح سے (محمد وارث علی عاشق الٰہی سوداگران آگرہ شہر)

※. میری زوجہ یوم پیر کو فوت ہو گئی مہربانی فرما کر جماعت اہلحدیث خاصکر مولینا حافظ عبداللہ صاحب مولینا ابراہیم صاحب سیالکوٹی جناب عبدالسلام صاحب و مولوی عبدالرحمن صاحب و مولوی محمد ابو القاسم صاحب ... سلمہ بجواب حافظ غلام نبی اور خریدار ۳۶۵۹ ع۔

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

ہفتہ بھر کی آمدہ جنگی خبروں کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے مجمل اور صحیح یہ ہے کہ جنگ جاری ہے۔ اقوام

امرتسر میں طاعون کا زور ہے۔ خداوند کریم اپنے بندوں پر رحم فرمائے۔

امرتسر کے قصابوں نے دکانیں کھولدی ہیں لائسنس کا قانون کچھ عرصہ کیلئے ملتوی ہوگیا

جرمن آبدوز کشتیوں نے اس ہفتہ بحیرۂ آئرلینڈ اور رودبار انگلستان میں پانچ چھ تجارتی جہاز غرق کر دیئے۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ انکی ایک آبدوز کشتی نے ڈنمارک کے ساحل کے سامنے ایک جرمن تباہ کن جہاز کو غرق کر دیا۔

انگریزی جنگی جہاز آسٹریلیا نے ایک جرمن امدادی کروزر کو جنوبی امریکہ کے سمندر میں غرق کر دیا۔

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ ان کے جنگی جہازوں نے ترکی جنگی جہاز مجیدیہ اور برسلاؤ کو بحیرۂ اسود میں شکست دی۔

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ ان کے ایک تباہ کن جہاز نے ترکی بندرگاہ طرابزون پر گولہ باری کی

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے پھر تبریز (واقع ملک فارس) پر پھر قبضہ کر لیا ہے ترک جنوب کی طرف چلے گئے

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے کوہ قاف میں اولتی کے قریب ترکوں کے ایک ڈویژن کے کمانڈر محمد فتحی بے کو مع اسٹاف اور ۲۵۰ سپاہیوں کے گرفتار کیا ہے۔

قاہرہ (مصر) کا تار مظہر ہے۔ کہ انگریزی سپاہ نے اسماعیلیہ کے نواح میں ترکوں کا مقابلہ کیا۔ ترکوں کی سرگرمی ریت کے ایک طوفان کی وجہ سے رک گئی۔

قاہرہ کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ ترکوں نے قنطارہ پر حملہ کیا۔ مگر پسپا کر دیئے گئے۔

اخبار ڈیلی میل لنڈن کو کوپن ہیگن سے ایک تار پہنچا ہے۔ کہ آسٹریا ہنگری وزیر خارجہ کو قیصر نے صلح کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

جرمن مدبروں نے وزیر خارجہ آسٹریا ہنگری سے وعدہ کیا ہے کہ وہ موسم بہار تک دس لاکھ فوج ہنگری کی مدد کے لئے بھیجیں گے

قیصر جرمنی میدان جنگ سے برلن کو واپس آ گئے ہیں افواہ ہے کہ ان کے گلے میں بیماری پیدا ہوگئی ہے

سابق گورنر سیلون نے اخبار ٹائمز آف سیلون کے نامہ نگار سے بیان کیا کہ میرے خیال میں جنگ دو تین سال تک طول کھینچے گی۔

جرمنی میں قحط یہاں تک بڑھ گیا ہے۔ کہ کولون کی میونسپلٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ گیہوں کی روٹی صرف بیمار لوگ کھائیں۔ دوسرے لوگ رائی کی روٹی کھائیں۔

اس ہفتہ بھر جرمن ہوائی جہاز انگلستان جنوب مشرقی ساحل پر نمودار ہوئے۔ لندن اور دیگر مقامات کے حکام نے فی الفور روشنیاں گل کر دیں۔ اور ساحلی قلعوں نے آتشباری کر کے ان کو بھگا دیا۔

روسیوں کا بیان ہے کہ وہ کوہ کارپیتھین کو عبور کر کے ہنگری کے میدانی علاقہ میں پیشقدمی کر رہے ہیں

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ پولینڈ میں انہوں نے ایک اہم کامیابی حاصل کی ہے

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ ایک مقام پر ہم نے دشمنوں کے دو ہزار آدمی اور دس توپیں گرفتار کیں۔

اور ایک مقام پر شدید مزاحمت کے بعد ان مورچوں کی طرف ہٹ آئے۔ جو پیشتر ہی طیار کر لئے گئے تھے۔

لنڈن کی خبر ہے۔ کہ آسٹری کوہ کارپیتھین میں شدید برفباری کے باعث اپنی پسپائی کو تسلیم کرتے ہیں

ولیعہد آسٹریا جن کے حق پر جنگ شروع ہوئی (ہے) کے قاتل کو اس کی نوجوانی پر رحم کر کے بیس سال قید بامشقت کی سزا دیگئی۔ اور اس کے معاونوں میں سے تین کو پھانسی دیدیا گیا

جنرل وان کلک (جو جنگ کے آغاز میں جرمن فوجوں کا سپہ سالار تھا) کا بیٹا جو بحری لفٹنٹ تھا لڑائی میں مارا گیا۔

جرمن ہوائی جہازوں نے پھر ڈنکرک پر بم پھینکے لیکن انہیں بھگا دیا گیا۔

فرانسیسی اعلان مظہر ہے۔ کہ جرمنوں نے مقام سرنے کو خالی کر دیا ہے۔ کیونکہ اس پر ہماری توپوں کی ہولناک گولہ باری ہو رہی تھی

گورنمنٹ جرمنی نے شروع سال میں اعلان کیا ہے۔ کہ اس کے پاس روسی۔ فرانسیسی۔ بلجین اور انگریزی کل ۸ ہزار ایک سو ۲۸ افسر اور ۵ لاکھ ۷۷ ہزار ۸ سو ۵۷ سپاہی قید ہیں

آسٹریلیا کی امدادی فوج مصر میں پہنچ گئی ہے

جرمنی کی سرکاری اطلاع کے مطابق صرف صوبہ پرشیا کی جرمن فوجوں کے نقصان کی میزان ۹ لاکھ ۸۸ ہزار ۹ سو ۹۰ ہے

دریائے سیو اور ڈرینا میں طغیانی کے باعث آسٹری فوجیں آجکل سرویہ پر حملہ نہیں کر سکتیں جرمنوں کا دعوے ہے کہ انہوں نے دورہ ازگ پر قبضہ کر لیا ہے

مغربی میدان جنگ میں سخت لڑائی ہو رہی ہے کہ ولیسٹنڈ کے قریب طرفین کی فوجوں نے سنگینوں کے سخت حملے کئے۔ انگریزی بیڑے نے بھی ولیسٹنڈ کے محاذ پر جرمنوں پر آتشباری کی۔ جرمن سپاہ نے بلجمی سپاہ کو اپنے مورچوں سے باہر نکالنے کی کوشش کی۔ یپرس میں بھی شدید جنگ ہوئی۔ متحدہ سپاہ قدم بقدم بڑھ رہی ہے

لنڈن کی خبر ہے کہ جرمن فوجیں سرویہ کو تباہ کر کے ترکوں کے علاقہ کے ساتھ اپنا علاقہ ملانے کی تجویز کر رہی ہے۔

قاہرہ کی تار ہے کہ ترکوں نے منگل کی رات کو مقام طوسون کے قریب نہر سویز کو عبور کرنے کی کوشش کی انکو پل ڈالنے کا سامان نہر کے کنارہ تک بلا مزاحمت

AsliAhleSunnet.com

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات عجیب

حبوب دافع جریان و کثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کو رفع کرنے کے علاوہ منی کے طریقے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں عمہ

طلا - اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۱۴ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے اس کو استعمال سے فربہی - درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے عمہ

حبوب بواسیر ہر قسم - بادی - آبی - خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہیں عمہ

سرمہ مقوی چشم - اس سرمہ کے استعمال سے دھند جالا - غبار - پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے - فی تولہ عمہ

دوائی خارش - اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے - اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کہیں ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے - قیمت فی تولہ ۶/

ملنے کا پتہ **مینیجر شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ چشمہ چوک**

صحیح بخاری و صحیح مسلم

کی قیمت میں تخفیف رعایت یکم صفر سے آخر ربیع الاول تک

صحیح بخاری

پارہ اول تا ہشتم مترجم اردو خوشخط مطبوعہ انوار الاسلام امرتسر اصلی قیمت للعہ رعایتی مجلد عہ بلا جلد عہ

پارہ اول صحیح مسلم باب اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوۃ تک مترجم اردو خوشخط مطبوعہ مطبع القرآن والسنۃ امرتسر اصلی قیمت ۵/ رعایتی ۲/

زہد الانسان زہد و تصوف میں منظوم پنجابی مصنفہ مولوی عبدالحی صاحب ساکن کلاسوالہ اصلی قیمت عہ رعایتی ۲/

پس اب مسلمانوں کو چاہیئے کہ درخواستیں بھیجیں ایک روپیہ سے کم خریدار کل قیمت ہمراہ درخواست ارسال فرمادیں پتہ صاف اور مفصل ہو - کتابیں بذریعہ پیکٹ ارسال ہونگی محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار المشتہران

نور محمد عبدالرحمن تاجران کتب دینیہ فیروزپور شہر دروازہ ملتانی

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد ۱۳۰۹

یعنے حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو آتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے - لیکن جن کو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے - جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے - جب وہ نواب امیر علی خاں والی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آگیا - اور جنگ سے تائب ہو گیا جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے - جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا - جن کی دعا سے شیعہ عالم سنی ہو گیا - جس خود حضرت سرور کائنات سے نصیحت پاکر رافضی سنی ہوا - جن کی دعا سے دیوانے ہشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں - جو حج پر گئے تو راستہ میں انگریزوں نے انکو دعوت دی جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہشیار مجنون ہو گئے - جن کے ہاتھ پر لالہ ہندو سیٹھ سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا - غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کے لئے پونے تین سو صفحہ کی کتاب قیمت علاوہ محصولڈاک صرف دو روپیے (عگ)

ملنے کا پتہ **مینیجر صوفی پنڈی بہاؤالدین (گجرات)**

اشتہار عام ۲/۱

ہماری دکان میں لونگی دبینک سوتی و ریشمی و زری دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ تیار ہوتا ہے جن صاحبان کو پہننے کے واسطے لونگی یا پٹکہ درکار ہو - وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرمادیں

اور دوکانداران کے واسطے خاص رعایت کی جاویگی - المشتہران

غلام محمد خاں حسن محمد خاں لونگی فروشان ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

مولود شریف کے سچے واقعات

گو سب مسلمان سنتا چاہتے ہیں مگر افسوس جس کتاب میں سچے واقعات ہوں انکو نہیں دیکھتے - اخبار اہلحدیث امرتسر کا

نبی نمبر

صحیح واقعات کا ذخیرہ اور مجموعہ ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور پاک زندگی کے حالات معلوم ہو سکیں - قیمت مع محصول ۳/ فی پرچہ منی آرڈر ارسال کریں عہ کے ٹکٹ بھیجکر نمونہ منگائیں

مینیجر اہلحدیث

تفسیر ثنائی اردو -

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے - ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے - نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے - تفسیر کے دو کالم ہیں - ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے - نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید

جلد اول - سورہ فاتحہ - بقرہ - قیمت	عہ
″ دوم سورہ آل عمران و نساء	عہ
″ سوم ″ مائدہ - انعام - اعراف ″	عہ
″ چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ	عہ
″ پنجم تا سورہ فرقان	عہ
″ ششم تا سورہ یٰس	عہ

چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصول وغیرہ ۶ ہے

مینیجر اہلحدیث امرتسر

AsliAhleSunnet.com

مومیائی

۲۲/۵۲

خالص مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنیسے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت بوڑھے۔ بچے جوان کیلئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کی جاسکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔

قیمت فی چھٹانک ۳ آدھ پاؤ ۶ پاؤ بختہ ۱۲ مع محصول ڈاک وغیرہ ممالک غیر محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب مولوی حکیم محمد حسن صاحب ... سے لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک مومیائی بنام ... بہت جلد روانہ فرمادیں۔ واقعی آپکی مومیائی بہت مفید ہے (۱۵ جنوری ۱۹۱۲ء)

جناب عبدالحق صاحب ... ضلع ... رقمطراز ہیں۔ کہ میں نے دو چھٹانک مومیائی اس سال میں منگوایا تھا۔ اور ایک چھٹانک اس سے زیادہ کے ہمارے ایک دوست کے نام بھی منگایا تھا۔ دونوں کو بہت فائدہ حاصل کیا۔ اب دو چھٹانک ہمارے دوست جناب ... حسین صاحب کانسٹبل تھانہ ... کے نام سے روانہ فرمادیں (۱۶ جنوری ۱۹۱۲ء)

جناب ... صاحب ... ضلع ... سے تحریر کرتے ہیں۔ جناب من آپکی دکان سے ہم نے ایک مرتبہ مومیائی منگوایا۔ خدا کے فضل سے کامیابی ہوئی۔ میں نہایت شکرگزار ہوں۔ خدا آپکی دکان میں ترقی دے۔ اس وقت دو چھٹانک روانہ کیجئے گا (۲ جنوری ۱۹۱۲ء)

جناب میر ... صاحب ... سے لکھتے ہیں۔ جناب۔ السلام علیکم۔ آپکی مومیائی میں نے ایک چھٹانک منگوائی تھی عرصہ گیارہ ماہ کا ہوا اس سے مجھے فائدہ ہوا۔ اب میرے ایک دوست کو چاہئے۔

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

مفید و کارآمد کتابیں

بدور السافرہ کا اردو ترجمہ } یہ کتاب امام الہمام حضرت جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کی تصنیف ہے امام ممدوح نے قرآن کریم کی ان آیات کو جن میں حشر و نشر۔ حساب و کتاب۔ پلصراط۔ حوض کوثر۔ شفاعت۔ میزان۔ نشر اعمال۔ بہشت۔ دوزخ کا بیان ہے جمع کرکے حدیث نبوی کے ساتھ انکی تفسیر کردی ہے۔ احوال برزخ میں کتاب جامع ہے۔ ...

انوار قدسیہ کا اردو ترجمہ } یہ کتاب امام المتقین شیخ عبدالوہاب صاحب شعرانی کی تصنیف ہے اس میں اولیاء اللہ کے مقامات و علامات کا مفصل بیان ہے اور بتفصیل دکھایا گیا ہے کہ طالب ... کتاب ... صوفیائے کرام کے نقش قدم پر چل کر روحانی مدارج حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے ...

انسان اور اس کی تقدیر } تقدیر کے مسئلہ پر مولوی محمد فیروز الدین صاحب فیروز ڈسکوی نے ایک جامع و مانع کتاب لکھی ہے۔ اور اس کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے سوا چار سو صفحہ کی ضخیم کتاب۔ قیمت صرف ...

چھوت چھات ... سے ظاہر ہے۔ چھوت چھات کے ہر پہلو پر دلچسپ بحث

الادلۃ العقلیہ فی حقائد الاسلامیہ } اس کتاب میں قرآن کریم کے اہم مضامین پر بدلائل عقلیہ فلسفیہ بیان کیا گیا ہے۔ اسلام مقدس کے وہ مضامین جو ... اسلام ... جدید اصولوں کے مطابق حل کر دکھائے ہیں تمام خوبی دیکھنے پر منحصر ہے فی جلد

تحریر کشمیر و راثبات وجود رب قدیر } نئی روشنی کے جنٹلمینوں اور دہریوں کے ... اعتراضات کا دندان شکن جواب مدلل و مکمل طور پر

ہدایۃ الانسان الی سبیل العرفان } مصنفہ حضرت حافظ عبدالکریم صاحب نقشبندی۔ مجددی۔ جس میں ذکر اور اہل الذکر وغیرہ کے طریقے مندرج ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی کا حال بھی ضمناً مذکور ہے

مسدس حالی ۔ شمس العلماء مولانا حالی مرحوم کی وہ مشہور و معروف مسدس جو مد و جزر اسلام کے نام سے موسوم ہے

خداوند کی مال ۔ امہات المومنین کے جواب میں ایک فاضل بی اے کی تصنیف۔ مذہب عیسوی کی تردید میں

خداوند کا باپ } یسوع ناصری کے آباؤ اجداد کا حال۔ ایک فاضل بی اے کے قلم سے۔

اسلام اور علماء فرنگ } اسلام کی صداقت اور عظمت پر یورپین فاضلوں۔ عاقلوں کی آراء کا مجموعہ

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر و ڈھاب کھٹیکاں

اہلحدیث پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر داس گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا۔

AsliAhleSunnet.com